باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

# عصرِ حاضر ای پیپر

ASR-E-HAZIR

13 رجب المرجب 1444ھ | مطابق 5 فروری 2023ء | بروزِ اتوار | جلد:(۳) | شمارہ:(۳۰) | صفحات:(۸)



عصرحاضرای پیپرمیں تعلیمی،تجارتی،مذہبی وثقافتی پروگراموں کے اشتہارات
کے علاوہ ضرورتِ رشتہ،مکانات ودوکانات کرایہ/خرید وفروخت
کے کلاسیفائیڈس کے لیے ربط فرمائیں۔
9908079301,8686649169


# پچھلے دس سالوں میں 71 اراکین پارلیمنٹ کی ملکیت میں 286 فیصد کا اضافہ

## بی جے پی رکن پارلیمنٹ رمیش چندپا جگاجیناگی سرفہرست، اے ڈی آر کی رپورٹ میں انکشاف

نئی دہلی: 4/فروری (ذرائع) جمعہ کے روز ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمس (اے ڈی آر) نے 2009 سے لے کر 2019 کے درمیان لوک سبھا کے لیے دوبارہ منتخب ہوئے 71 اراکین پارلیمنٹ کی ملکیت پر مبنی رپورٹ جاری کی۔ رپورٹ میں سامنے آیا ہے کہ ان 71 اراکین پارلیمنٹ کی ملکیت میں اوسطاً 286 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ سب سے زیادہ اضافہ بی جے پی رکن پارلیمنٹ رمیش چندپا جگاجیناگی کی دولت میں دیکھنے کو ملا ہے۔ خبررساں ایجنسی پی ٹی آئی نے اس سلسلے میں ایک خبر شائع کی ہے جس میں اے ڈی آر کے حوالے سے اہم انکشافات کیے گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بی جے پی رکن پارلیمنٹ جگاجیناگی کی مجموعی دولت 2009 لوک سبھا انتخاب کے وقت تقریباً 1.18 کروڑ روپے تھی جو 2014 میں بڑھ کر 8.94 کروڑ روپے ہوگئی، اور پھر 2019 لوک سبھا انتخاب میں یہ دولت بڑھ کر 50.41 کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ اس طرح دیکھا جائے تو جگاجیناگی کی ملکیت میں 4189 فیصد کا اضافہ ہوا۔ اے ڈی آر کی رپورٹ بی جے پی رکن پارلیمنٹ کے ذریعہ لوک سبھا انتخاب کے دوران پیش حلف نامہ میں موجود اعداد وشمار کے مطابق تیار کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ رمیش چندپا جگاجیناگی کرناٹک کے بیجاپور سے رکن پارلیمنٹ ہیں۔ 2019 میں وہ لگاتار چھٹی بار پارلیمنٹ پہنچے ہیں۔ ان کو وزیر اعظم کی قیادت والی پہلی حکومت میں جولائی 2016 سے مئی 2019 تک مرکزی وزیر مملکت برائے آب و صفائی کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ اے ڈی آر کی نیشنل الیکشن واچ کی رپورٹ کے مطابق کرناٹک کے ایک دیگر بی جے پی رکن پارلیمنٹ پی سی موہن 2009 سے 2019 کے درمیان ملکیت میں اضافہ کے معاملے میں دوسرے نمبر پر ہیں۔ پی سی موہن 2019 کے لوک سبھا انتخاب میں بنگلورو سنٹرل انتخابی حلقہ سے ایک بار پھر رکن پارلیمنٹ منتخب ہوئے۔ انھوں نے 2009 کے پارلیمانی انتخاب میں تقریباً 5.37 کروڑ روپے کی ملکیت کا اعلان کیا تھا۔ اے ڈی آر کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 10 سال کے وقفہ میں موہن کی ملکیت 1306 فیصد بڑھ کر 55.75 کروڑ روپے ہوگئی۔ اسی طرح اتر پردیش کے پیلی بھیت سے لگاتار تیسری بار رکن پارلیمنٹ منتخب ہوئے ورون گاندھی کی ملکیت 2009 میں 4.92 کروڑ روپے تھی جو 2019 میں بڑھ کر 60.32 کروڑ روپے ہوگئی۔ ان کے علاوہ بھٹنڈا سے شرومنی اکالی دل رکن پارلیمنٹ ہرسمرت کور بادل کی ملکیت میں 261 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا ہے۔ ہرسمرت کور نے 2009 کے لوک سبھا انتخاب میں اپنی ملکیت 60.31 کروڑ روپے دکھائی تھی جو 2019 میں بڑھ کر 217.99 کروڑ روپے ہوگئی۔ اے ڈی آر کی رپورٹ میں سامنے آیا ہے کہ بطور آزاد امیدوار منتخب ہونے والے لیڈروں سمیت 71 اراکین پارلیمنٹ کی اوسط ملکیت 2009 میں 6.15 کروڑ روپے تھی۔ 2019 تک ان کی ملکیت میں اوسط اضافہ 17.59 کروڑ روپے اندازہ کیا گیا ہے جو 286 فیصد ہوتا ہے۔

# مدینہ منورہ: مسجد ابوبکر تعمیر نو کے بعد نمازیوں کے لیے کھل گئی

مدینہ منورہ میں تاریخی مسجد ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی بحالی اور تعمیر نو کا کام مکمل ہونے کے بعد اسے نمازیوں کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ یہ مسجد مدینہ میں مسجد نبوی ﷺ کے قریب المصلہ یا "المناخہ" کے علاقے میں واقع ہے۔ مسجد ابوبکر الصدیق عید کی نماز کی جگہوں میں سے ایک ہے جہاں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز ادا کی تھی۔ بحالی اور تعمیر نو کی کاروائیوں میں مسجد کے منفرد طرز تعمیر کو محفوظ رکھا اور 93 مربع میٹر کے رقبے پر اس کے پرانے فن تعمیر کو بحال کیا گیا۔

# آسام میں چائلڈ میرج کے خلاف ہورہی گرفتاری محض مسلمانوں کو پریشان کرنے کی سازش: بدرالدین اجمل

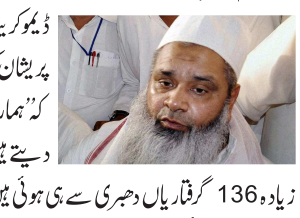

آسام میں چائلڈ میرج کے درج معاملوں پر کارروائی شروع ہوگئی ہے اور جمعہ کی دوپہر تک ہی 1800 سے زائد افراد کی گرفتاری عمل میں آچکی تھی۔ اس معاملے میں آل انڈیا یونائٹیڈ ڈیموکریٹ فرنٹ سربراہ مولانا بدرالدین اجمل نے سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسواسرما کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ یہ سب مسلمانوں کو پریشان کرنے کے لیے کیا جارہا ہے۔ خبررساں ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق دھوبری ضلع سے رکن پارلیمنٹ بدرالدین اجمل نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ "ہمارے وزیر اعلیٰ کبھی کبھی اچانک خواب دیکھتے ہیں کہ بہت دن ہوگیا میں نے مسلمانوں کو نہیں ستایا۔ وہ نیند سے اٹھتے ہیں، اس کے بعد شروع کر دیتے ہیں کن کن منصوبوں سے مسلمانوں کو ستا سکتے ہیں۔" دراصل جمعہ کے روز جو 1800 لوگوں کی گرفتاری کی خبریں سامنے آئی ہیں، ان میں سب سے زیادہ 136 گرفتاریاں دھبری سے ہی ہوئی ہیں۔ یہاں چائلڈ میرج کے 370 معاملے درج ہوئے ہیں۔ اس کے بعد بارپیٹا کا نمبر آتا ہے جہاں 110 لوگوں کی گرفتاری ہوئی ہے۔ اس کارروائی پر اپنا ردعمل پیش کرتے ہوئے بدرالدین اجمل نے کہا کہ چائلڈ میرج پروہبیشن ایکٹ کے تحت 2007 میں ہی بچوں کی شادی کو قابل سزا جرم بنایا گیا تھا، اے آئی یو ڈی ایف سربراہ بدرالدین اجمل کا کہنا ہے کہ "جب گرفتاریوں پر نظر ڈالی جائے گی تو پتہ چلے گا کہ اس میں 90 فیصد لڑکے ولڑکیاں مسلم ہوں گے۔ یہ یکطرفہ گرفتاریاں کریں گے جس کا ہمیں پورا اندازہ ہے۔

# دہلی کی عدالت نے جامعہ تشدد معاملہ میں شرجیل امام اور آصف اقبال تنہا کو بری کر دیا

نئی دہلی: دہلی کی ایک عدالت نے ہفتہ کو شرجیل امام اور آصف اقبال تنہا کو دسمبر 2019 میں جامعہ ملیہ اسلامیہ میں تشدد کے واقعات سے منسلک ایک کیس میں بری کر دیا۔ لائیو لا کی رپورٹ کے مطابق ایڈیشنل سیشن جج ارول ورما نے یہ حکم سنایا۔ اس کی تفصیلی کاپی کا انتظار ہے۔ ایف آئی آر میں فسادات اور غیر قانونی اجتماع - آئی پی سی کی دفعہ 143، 147، 148، 149، 186، 353، 332، 333، 308، 427، 435، 323، 341، 120 بی اور 34 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ تاہم، امام اب بھی 2020 کے شمال مشرقی دہلی فسادات سے متعلق اپنے خلاف درج دیگر ایف آئی آر میں زیر حراست رہیں گے۔ امام اور تنہا دونوں اسپیشل سیل کے معاملے میں ملزم ہیں جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ 2020 کے شمال مشرقی دہلی فسادات کے پیچھے ایک بڑی سازش تھی۔ خیال رہے کہ دہلی پولیس نے شرجیل کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر کے لیے چارٹ شیٹ داخل کی تھی۔ 2013 میں شرجیل نے جے این یو سے ماڈرن ہسٹری میں پی جی کی ڈگری مکمل کی۔ ان کا تعلق بہار کے جہان آباد ضلع سے ہے۔ ضمانت کی درخواستوں پر سماعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ ابھی تک جیل میں ہیں۔

# ’ایک لابی نے منفی کہانی بنائی‘ اڈانی بحران کے بیچ آر ایس ایس کا دفاعی جواب

نئی دہلی: ہنڈن برگ رپورٹ کے زلزلے میں گھرے اڈانی گروپ کے لیے آئے روز بری خبریں آرہی ہیں۔ اپوزیشن جہاں چاروں طرف سے گھرے اڈانی پر حملہ کررہی ہے، وہیں مودی حکومت اس معاملے سے کنارہ کشی اختیار کرتی نظر آرہی ہے۔ آر ایس ایس جو کہ ہر محاذ پر بی جے پی اور مودی حکومت کے ساتھ کھڑی رہتی ہے اب اڈانی گروپ کے بچاؤ پر آگئی ہے۔ سنگھ نے اپنے ماؤتھ پیس آرگنائزر میں اڈانی گروپ کا دفاع کیا ہے۔ سنگھ کے ماؤتھ پیس (ترجمان) آرگنائزر میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں کہا گیا ہے کہ اڈانی گروپ پر حملہ ویسا ہی ہے جیسا کہ ہندوستان مخالف جارج سوروس نے بینک آف انگلینڈ اور بینک آف تھائی لینڈ پر کیا تھا اور انہیں تباہ کر دیا تھا۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ شارٹ سیلر ہنڈن برگ ریسرچ رپورٹ کے بعد ہندوستانیوں کی ایک لابی نے گوتم اڈانی کے خلاف منفی کہانی بنائی۔ اس لابی میں بائیں بازو کے نظریات سے وابستہ ملک کی کچھ مشہور پروپیگنڈہ ویب سائٹس اور بائیں بازو کے ایک ممتاز رہنما کی صحافی اہلیہ شامل ہیں۔ آرگنائزر نے اپنے مضمون میں دعویٰ کیا ہے کہ اڈانی گروپ پر یہ حملہ دراصل ہنڈن برگ ریسرچ رپورٹ کے بعد 25 جنوری کو شروع نہیں ہوا تھا بلکہ اس کی شروعات آسٹریلیا سے 2016-17 میں ہوئی تھی۔ ایک آسٹریلوی این جی او نے اڈانی کو بدنام کرنے کے لیے ایک ویب سائٹ شروع کی تھی۔ باب براؤن فاؤنڈیشن (بی بی ایف)، ایک ماحول دوست این جی او، Adaniwatch.org کے نام سے ایک ویب سائٹ چلاتا ہے۔ اڈانی گروپ پر حملہ آسٹریلیا میں اڈانی کے کوئلے کی کان کنی کے منصوبے کے خلاف مظاہروں سے شروع ہوا۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ بات صرف یہیں تک محدود نہیں تھی۔ اب یہ ویب سائٹ اڈانی سے دور سے متعلق کسی بھی کام یا پروجیکٹ کے بارے میں مضامین شائع کرتی ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ اس ویب سائٹ کے پروپیگنڈہ مضامین ہندوستانی سیاست، اظہار رائے کی آزادی وغیرہ میں بھی دخل اندازی کرتے ہیں۔ آرگنائزر نے اپنے مضمون میں دعویٰ کیا کہ نیشنل فاؤنڈیشن فار انڈیا (این ایف آئی) جو کہ ایک ہندوستانی این جی او ہے، نے بھی سوروس، فورڈ فاؤنڈیشن، راک فیلر، امید یار، بل گیٹس اور عظیم پریم جی سے فنڈز وصول کیے۔ عظیم پریم جی کی قیادت میں این جی او آئی پی ایس ایم ایف شروع کی گئی تھی جو بائیں بازو کے نظریات سے وابستہ ہندوستان کی کچھ مشہور پروپیگنڈہ ویب سائٹس کو فنڈ فراہم کرتی ہے۔ آرگنائزر نے اپنے مضمون میں اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ اگر ہندوستان کی کچھ این جی اوز اور ویب سائٹس کو غلط طریقے سے فنڈز مل رہے ہیں یا اس میں کچھ غلط ہے تو حکومت ان این جی اوز اور ویب سائٹس کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتی؟ سوال یہ بھی ہے کہ اگر اڈانی گروپ نے کچھ غلط نہیں کیا ہے تو وہ ہنڈن برگ رپورٹ میں پوچھے گئے سوالات کا جواب کیوں نہیں دیتا؟ اس طرح کے بہت سے سوالات ہیں، جن کا جواب اڈانی گروپ ابھی تک نہیں دے پایا ہے اور دینے کو تیار نہیں ہے۔ اس کے برعکس ہنڈن برگ نے واضح کیا ہے کہ اس نے یہ رپورٹ کئی ماہ کی تحقیق کے بعد شائع کی ہے۔ اگر اس میں کچھ غلط ہے تو اڈانی گروپ امریکی عدالت میں عرضی دائر کرنے کے لئے آزاد ہے۔

# مودی مسلسل تیسرے سال دنیا کے مقبول لیڈر، ساتویں نمبر پر امریکی صدر بائیڈن

واشنگٹن، 04 فروری (ایجنسیز) وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک بار پھر دنیا کے مقبول ترین لیڈر قرار دیا گیا ہے۔ امریکی ڈیٹا انٹیلی جنس فرم 'دی مارننگ کنسلٹ کے سروے کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے اپرُوول ریٹنگ میں امریکہ کے صدر جو بائیڈن اور برطانیہ کے وزیر اعظم رشی سُنک سمیت 22 ممالک کے رہنماؤں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پی ایم مودی کی اپرُوول ریٹنگ 78 فیصد ہے۔ اس فہرست میں امریکی صدر بائیڈن 40 فیصد ریٹنگ کے ساتھ ساتویں نمبر پر ہیں۔ پچھلی بار وہ گیارہویں نمبر پر تھے۔ وہیں برطانیہ کے وزیر اعظم رشی سنک 16 ویں نمبر پر ہیں۔ رپورٹ میں دوسرے نمبر پر میکسیکو کے صدر لوپیز اوبراڈور ہیں۔ جنہوں نے 68 فیصد ریٹنگ حاصل کی۔ تیسرے نمبر پر سوئزرلینڈ کے صدر اگنیزیو کیسس ہیں جنہیں 62 فیصد لوگوں نے پسند کیا ہے۔ جبکہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیز چوتھے نمبر پر ہیں جنہیں 58 فیصد لوگوں نے پسند کیا۔ یہ سروے اس سال 26 سے 31 جنوری کے درمیان کیا گیا تھا۔ دی مارننگ کنسلٹ اپرُوول اور ڈز اپرُوول ریٹنگ 7 دن کے موونگ ایورج کی بنیاد پر نکالتی ہے۔ اس کیلکولیشن میں 1 سے 3 فیصد کا پلس مائنس مارجن ہوتا ہے۔ یعنی اپرُوول اور ڈز اپرُوول ریٹنگ میں سے 1 سے 3 فیصد تک کمی یا اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس اعداد وشمار کو تیار کرنے کے لیے مارننگ کنسلٹ نے ہندوستان میں تقریباً 2126 لوگوں کا آن لائن انٹرویو کیا تھا۔

عصرِ حاضر ای پیپر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
ASR-E-HAZIR

ادارتی صفحہ

5رفروری 2023ءبہ روزِ اتوار

# اردگان سویڈن اور فن لینڈ کی نیٹو رکنیت کے خلاف کیوں؟

گذشتہ برس سویڈن اور فن لینڈ نے یوکرین پر روسی حملے کے بعد نیٹو میں شمولیت کے لیے درخواست دی تھی۔ نیٹو مغربی ممالک کا ایک فوجی اتحاد ہے۔ نیٹو میں کسی بھی ملک کی شمولیت کے لیے نیٹو کے تمام 30 ارکان کی رضامندی ضروری ہے لیکن سویڈن میں ترکی مخالف مظاہروں کے بعد ترکی نے ان کی درخواستوں کو مسترد کر دیا ہے۔ نیٹو یعنی نارتھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن ایک دفاعی فوجی اتحاد ہے۔ اسے 1949 میں 12 ممالک نے مل کر بنایا تھا۔ اس کے بانی ارکان میں امریکہ، برطانیہ، کینیڈا اور فرانس شامل تھے۔ نیٹو کے ارکان کسی غیر ملکی طاقت کے حملے کی صورت میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ نیٹو کا اصل مقصد دوسری جنگ عظیم میں سوویت یونین کو یورپ میں چیلنج کرنا تھا۔ سنہ 1991 میں سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد روس کے کئی سابق اتحادیوں کو بھی نیٹو کی رکنیت دی گئی۔ یہ ممالک پہلے سوویت یونین کے فوجی اتحاد وارسا معاہدے کا حصہ تھے۔ روس کا ایک عرصے سے یہ خیال رہا ہے کہ نیٹو میں مشرقی یورپ کے ان ممالک کی شمولیت کے بعد اس کی سلامتی کو لاحق خطرہ بڑھ گیا ہے۔ روس یوکرین کی نیٹو میں شمولیت کے ارادوں کی سخت مخالفت کرتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ نیٹو اس کی سرحدوں تک پہنچے۔ جون 2022 میں سویڈن اور ناروے نے مل کر نیٹو میں شمولیت کی درخواست دی تھی۔ کسی بھی نئے رکن کی شمولیت کے لیے نیٹو کے تمام 30 ارکان کی رضامندی ضروری ہے۔ 28 ممالک نے اس درخواست پر اتفاق کیا ہے۔ لیکن ہنگری اور ترکی نے ابھی تک اس پر آمادگی ظاہر نہیں کی ہے۔ ترکی کا کہنا ہے کہ فن لینڈ اور سویڈن پہلے ان 150 ترک شہریوں کو ترکی کے حوالے کریں جنھیں وہ دہشت گرد قرار دیتا ہے۔ یہ افراد کردستان ورکرز پارٹی ’پی کے کے‘ (PKK) سے وابستہ ہیں۔ ترکی میں پی کے کے پر پابندی عائد ہے۔ ترک حکومت کا کہنا ہے کہ یہ تمام افراد سنہ 2016 میں ترکی میں بغاوت کی ناکام کوشش میں ملوث رہے ہیں۔ سویڈن اور فن لینڈ کا کہنا ہے کہ حوالگی عدالتوں کا کام ہے۔ دونوں ممالک ترکی کے ساتھ بات چیت کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مذاکرات کا اگلا دور فروری میں شروع ہونا تھا۔ جنوری میں کچھ کارکنان نے شام میں کرد جنگجوؤں پر ترک فوج کے حملے کے خلاف مظاہرہ کیا۔ انھوں نے ترک صدر رجب طیب اردوغان کا پتلا بھی نذر آتش کیا تھا۔ ایک ہفتے بعد، سویڈن میں ایک انتہائی دائیں بازو کے گروپ نے مسلمانوں کی مقدس مذہبی کتاب قرآن کے نسخوں کو نذر آتش کیا تھا۔ ان واقعات کے پیش نظر صدر اردوغان نے مذاکرات کو منسوخ کر دیا ہے۔ انگلینڈ کے رائل یونائیٹڈ سروسز انسٹی ٹیوٹ میں یورپی امور کے ماہر ڈاکٹر جوناتھن آئل کا خیال ہے کہ اردوغان اپنے ملک میں صدارتی انتخابات مکمل ہونے تک سویڈن اور فن لینڈ کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کریں گے۔ وہ کہتے ہیں ’اردوغان اس تنازعے کو اپنی شبیہ بہتر بنانے کے لیے استعمال کریں گے۔ وہ چاہیں گے کہ ترک ووٹر انھیں بین الاقوامی سطح پر ایک بڑا لیڈر سمجھیں۔‘ سویڈن کے لیے، روس بحیرۂ بالٹک کے اس پار واقع ہے اور فن لینڈ کی روس کے ساتھ 1,340 کلومیٹر زمینی سرحد ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد سات دہائیوں تک دونوں ممالک نے نیٹو میں شامل ہونے کے بجائے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن یوکرین پر روس کے حملے نے صورتحال بدل دی ہے۔ اب یہ دونوں ممالک چاہتے ہیں کہ نیٹو میں اپنی شمولیت کے عمل کو تیز تر کرے۔ کنگز کالج لندن کے شعبہ دفاعی علوم کی پروفیسر ٹریسی جرمن کہتی ہیں کہ ’روسی حملے کے بعد انھیں یقین ہو گیا تھا کہ نیٹو جیسی بڑی فوجی تنظیم ہی ان کی حفاظت کر سکتی ہے۔‘ یہ دونوں ممالک نیٹو افواج میں دو لاکھ 80 ہزار فوجیوں کا اضافہ کریں گے۔ اس کے ساتھ نیٹو کو 200 لڑاکا طیارے بھی ملیں گے۔ تاہم پروفیسر جرمن کا کہنا ہے کہ اگر ترکی طویل عرصے تک سویڈن اور فن لینڈ کا راستہ روکتا ہے تو ان کے لیے مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں ’سویڈن اور فن لینڈ کو انتظار میں لٹکائے رکھنا انھیں ایک عجیب و غریب صورتحال سے دوچار کرے گا۔ ایسی صورت میں یہ ممالک روسی دباؤ اور مداخلت کا شکار ہو سکتے ہیں۔‘ امریکہ 31 ابرامز ٹینک بھیج رہا ہے۔ برطانیہ سے 14 چیلنجر-ٹو ٹینک یوکرین پہنچ رہے ہیں اور جرمنی 14 لیپرڈ-ٹو ٹینک بھیج رہا ہے۔ پولینڈ، فن لینڈ، ناروے، ہالینڈ اور سپین کا کہنا ہے کہ وہ بھی ٹینک یوکرین بھیجیں گے۔ یوکرین کے پاس ہیمار جیسا لانگ رینج دفاعی میزائل سسٹم بھی ہے۔ اس کے علاوہ ٹینک شکن میزائل، بکتر بند گاڑیاں، ہاؤٹزر اور ڈرون بھی یوکرین پہنچ رہے ہیں۔ اگرچہ امریکہ نے یوکرین کو ایف-16 لڑاکا طیارے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ امریکہ کو خدشہ ہے کہ یوکرین انھیں روس پر حملوں کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ اور اگر ایسا ہوا تو روس اسے امریکہ کی طرف سے اعلان جنگ سمجھ سکتا ہے۔ یوکرین پر روس کے حملے کے بعد سے، نیٹو نے مشرقی یورپ میں 40,000 فوجی تعینات کیے ہیں۔ یہ فوجی لتھوانیا اور پولینڈ میں تعینات ہیں۔ اس کے علاوہ تین لاکھ فوجی ہائی الرٹ پر ہیں۔ لیکن یوکرین کی سرزمین پر نیٹو کی کوئی فوج موجود نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یوکرین میں نیٹو دستوں کے داخل ہونے سے یہ جنگ روس بمقابلہ نیٹو بن جائے گی۔ اور نیٹو کے ارکان خوفزدہ ہیں کہ اس سے جنگ پھیل جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ نیٹو ممالک نے بھی یوکرین کو نو فلائی زون قرار نہیں دیا۔ نیٹو نے 2008 میں کہا تھا کہ یوکرین مستقبل میں اس کا رکن بن سکتا ہے لیکن حال ہی میں نیٹو نے یوکرین کی رکنیت کے عمل کو تیز کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ نیٹو کے چارٹر کے آرٹیکل فائیو کے مطابق کسی بھی رکن پر حملہ نیٹو کے تمام ارکان پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ ایسے میں اگر یوکرین کو رکن بنایا جاتا ہے تو تکنیکی طور پر نیٹو کو روس کے خلاف جنگ میں شامل ہونا پڑے گا۔

## اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 13ر رجب المرجب 1444ھ

بہ مطابق 5ر فروری 2023ء بہ روزِ اتوار

| | ابتداء | انتہاء |
|---|---|---|
| فجر | 5:45 | 6:42 |
| ظہر | 12:40 | 4:36 |
| عصر | 4:37 | 6:18 |
| مغرب | 6:19 | 7:27 |
| عشاء | 7:28 | 5:23 |
| شروع اشراق | 7:02 | |
| زوال | 12:30 | |
| ختم سحر | 5:34 | |
| افطار | 6:23 | |

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا ایک منٹ کی تاخیر سے بھی روزہ نہیں ہوگا۔

## کہے جاتے ہو رو رو کر ہمارا حال دنیا سے

پریشاں رات ساری ہے ستارو تم تو سو جاؤ
سکوت مرگ طاری ہے ستارو تم تو سو جاؤ

ہنسو اور ہنستے ہنستے ڈوبتے جاؤ خلاؤں میں
ہمیں پہ رات بھاری ہے ستارو تم تو سو جاؤ

ہمیں تو آج کی شب پو پھٹے تک جاگنا ہوگا
یہی قسمت ہماری ہے ستارو تم تو سو جاؤ

تمہیں کیا آج بھی کوئی اگر ملنے نہیں آیا
یہ بازی ہم نے ہاری ہے ستارو تم تو سو جاؤ

کہے جاتے ہو رو رو کر ہمارا حال دنیا سے
یہ کیسی رازداری ہے ستارو تم تو سو جاؤ

ہمیں بھی نیند آ جائے گی ہم بھی سو ہی جائیں گے
ابھی کچھ بے قراری ہے ستارو تم تو سو جاؤ

قتیل شفائی

خبریں، مضامین اور اپنی ترسیلات کو عصر حاضر ای پیپر میں شائع کروانے کے خواہشمند حضرات اس ای میل پر اوپن فائل ارسال کریں:
asrehazir@gmail.com

# ایوان میں فلور لیڈر اکبر الدین اویسی اور کے ٹی آر کے درمیان نوک جھونک

## ہائی ٹیک سٹی میں تیز رفتار ترقی اور پرانا شہر نظر انداز کیوں؟ اکبر اویسی کا سوال،عوامی مفاد کی خاطر ہم چپراسی سے بھی ملنے کے لیے تیار ہیں

حیدرآباد: 4رفروری (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد میں اسمبلی اجلاس کے دوسرے دن اے ایم آئی ایم ایل اے اکبر الدین اویسی اور وزیر کے ٹی آر کے درمیان نوک جھونک دیکھنے میں آئی۔ایوان میں خطاب کرتے ہوئے ایم ایل اے اکبر الدین نے ریاستی حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بجٹ اجلاس کے اختتام کی تاریخ کا بھی اعلان کر دیا گیا اتنا اہم اجلاس ہے اور اس قدر کم وقت میں کیسے ممکن ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ اردو کو دوسری سرکاری زبان قرار دینے کے باوجود اسے مناسب انصاف فراہم نہیں کیا گیا۔انہوں نے تلنگانہ سکریٹریٹ میں مسجد کی تعمیر اور حیدرآباد کے عثمانیہ اسپتال کے حالات کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ایم ایل اے نے ہائی ٹیک سٹی میں تیز رفتار ترقی کے باوجود پرانے شہر میں ترقی نہ ہونے پر سوالات اٹھائے۔انہوں نے چارمینار کے اطراف راہ رو پراجکٹ اور حیدرآباد کے پرانے شہر میں میٹرو پراجکٹ کو شروع کرنے سے متعلق بھی وضاحت طلب کی۔اب تک پرانے شہر میں میٹرو سے متعلق کئی مرتبہ وعدے کیے جاچکے ہیں لیکن تا حال عمل آوری نہ ہوسکی۔ایم ایل اے اکبر الدین نے سی ایم کے سی آر اور دیگر وزراء سے متعلق شکایت کرتے ہوئے کہا کہ انہیں ملاقات کے لیے وقت نہیں دیا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم عوامی مفادات کی خاطر ان کے اسٹنٹ یا چپراسی سے بھی ملنے کو تیار ہیں۔وزیر کے ٹی آر نے جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ بی اے سی اجلاس میں شرکت کے بغیر بات کرنا مناسب نہیں ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ایم آئی ایم، جس کے صرف سات ارکان ہیں،سیشن میں بولنے کے لیے بہت زیادہ وقت لے رہے ہیں اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ مقررہ اوقات پر عمل کریں اور ایوان میں قواعد پر عمل کریں۔اکبر الدین اویسی نے کہا کہ وہ 25 سال سے ایوان میں آرہے ہیں۔اس طرح کا منظر انہوں نے کبھی نہیں دیکھا۔بی آر ایس کے قائدین کو ٹی وی کے مباحث میں حصہ لینے کے لئے وقت ہے لیکن انہیں اسمبلی کی کاروائی میں حصہ لینے کیلئے آنے کا وقت نہیں ہے۔رکن اسمبلی اکبر الدین اویسی نے کہا کہ چیف منسٹر کے سی آر اور ریاستی وزراء نے اسمبلی میں پرانے شہر کو استنبول بنانے کے ساتھ ساتھ دیگر کئی طرح کے وعدے کئے تھے۔انہوں نے کہا کہ کے سی آر کی جانب سے اجلاس میں من مانی فیصلہ کئے جارہے ہیں۔اکبر الدین اویسی نے کہا کہ حکومت کی جانب سے ترقیاتی اقدامات کا تذکرہ کیا جاتا ہے لیکن اس سلسلہ میں موثر عمل آوری نہیں کی جاتی۔انہوں نے گورنر کے خطبہ پر اظہار تشکر کے مباحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ وہ ایوان کے نئے رکن نہیں ہے۔کئی مرتبہ رکن اسمبلی منتخب ہوکر اسمبلی کی کاروائی میں حصہ لے چکے ہیں۔قائد مقننہ نے کہا کہ چیف منسٹر کے سی آر نے مرکزی حکومت کی جانب سے ملک میں نوٹ بندی اور جی ایس ٹی کی مخالفت کی تھی لیکن نئے صدر جمہوریہ کے انتخابات کے موقع پر تائید کی گئی انہوں نے چیف منسٹر کو خبر دار کیا تھا کہ بی جے پی سے قربت اچھی نہیں ہے۔وہ ان کی بات نہیں سمجھے اب بی جے پی سے دوری اختیار کررہے ہیں۔اکبر الدین اویسی نے ٹی آر ایس کو بی آر ایس میں تبدیل کرنے پر چیف منسٹر کو مبارکباد دی۔اکبر الدین اویسی نے حکومت نے مطالبہ کیا کہ وہ اقلیتی مالیاتی کارپوریشن کو ایک ہزار کروڑ روپے جاری کریں۔تاکہ اس کے مقصد کی تکمیل ہوسکے۔انہوں نے اس سلسلہ میں درخواست گزاروں کے مسائل کا بھی تذکرہ کیا اور کہا کہ درخواست گزاروں کو قرض حاصل کرنے میں سہولت ہونی چاہئے۔قائد اپوزیشن نے مزید کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ جس طرح نئے شہر میں ترقیاتی کام کئے جارہے ہیں اس طرح پرانے شہر میں بھی کئے جائیں۔اکبر اویسی اور کے ٹی آر کی نوک جھونک کے بعد بحث کو طویل ہوتا دیکھ کر دیگر لیڈروں نے بھی مائک پر کہا کہ یہ گورنر کے خطبہ پر اظہار تشکر کی تحریک کا سیشن ہے بات کا موضوع وہی ہونا چاہیے۔جس پر اسپیکر نے اکبر اویسی سے کہا کہ آپ نے گورنر کے خطبہ میں جن چیزوں کو پوائنٹ کیا ہے وہ نہایت اہم میں اس کی قدر کرتا ہوں۔آپ فی الحال موضوع سے متعلق بات کرکے اپنی بات ختم کریں۔

## دونوں ایوانوں سے خطاب پر اراکین نے گورنر تمل سائی سوندرا راجن کا شکریہ ادا کیا

حیدرآباد 4 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل میں آج گورنر کے خطبہ پر تحریک تشکر مباحث ہوئے۔دونوں ایوانوں میں آج سوال و جواب کا سیشن منسوخ کر دیا گیا۔ایک قرارداد پیش کرتے ہوئے گورنر تمیلی سائی سوندرا راجن کا دونوں ایوانوں کے ارکان سے خطاب پر شکریہ ادا کیا گیا۔ایم ایل اے سنڈرا وینکٹ ویریا نے اسمبلی میں قرارداد کی تجویز پیش کی اور رکن اسمبلی وویکانند گوڑ نے اس کی حمایت کی جبکہ ایم ایل سی پلا راجیشور ریڈی نے کونسل میں قرارداد کی تجویز پیش کی، ایک اور ایم ایل سی گنگا دھر گوڑ نے اس کی تائید کی۔اس کے بعد تمام جماعتوں کے لیڈروں نے مباحث میں حصہ لیا۔وزیر اعلی کے چندر شیکھر راو نے قانون ساز اسمبلی میں بی اے سی اجلاس میں لئے گئے فیصلوں سے واقف کروایا۔انہوں نے کہا کہ بجٹ رواں ماہ کی 6 تاریخ کو پیش کیا جائے گا۔

## بجٹ اجلاس 12 فروری تک جاری رہیگا

حیدرآباد: 4رفروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ اسمبلی کا بجٹ اجلاس اس ماہ کی 12 تاریخ تک جاری رہے گا جو جمعہ کو شروع ہوا تھا۔اسمبلی کو اس ماہ کی 5 اور 7 تاریخ کو تعطیل کا اعلان کیا گیا ہے۔وزیر فائنانس ہریش راؤ اس ماہ کی 6 تاریخ کو قانون ساز اسمبلی میں بجٹ پیش کریں گے۔ 8 تاریخ کو بجٹ پر عام بحث ہوگی۔ٹیکس پر بحث 9 سے جاری رہے گی۔ بجٹ اجلاس 12 تاریخ کو ختم ہوگا۔

## محکمہ صحت میں 313 آسامیوں کے لیے تلنگانہ حکومت کا نوٹیفکیشن جاری

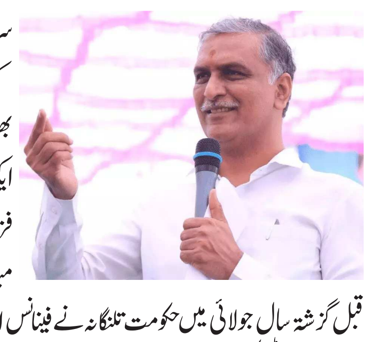

حیدرآباد: تلنگانہ حکومت نے ہفتہ کے روز میڈیکل ایجوکیشن کے ڈائرکٹر کے تحت کلینیکل اور نان کلینیکل ڈپارٹمنٹس میں 9 نئے سرکاری میڈیکل کالجوں میں اسسٹنٹ پروفیسرس کی خالی 313 آسامیوں کو پر کرنے کے لئے ملازمت کا نوٹیفکیشن جاری کیا۔سرکاری ملازمتوں کے لیے بھرتیاں ہیلتھ سروسز بورڈ کے ذریعے کی جائیں گی،حکومت تلنگانہ نے 3 فروری کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا۔اس عہدہ پر مختلف عہدوں جیسے پیتھالوجی، اناٹومی، فزیالوجی، بائیوکیمسٹری، فارماسیوٹیکل، فرانزک، میڈیسن، کمیونٹی، میڈیسن، جنرل میڈیسن، سائیکاٹری، پیڈیاٹرکس، آرتھوپیڈکس، آپتھلمولوجی اور دیگر۔اس سے قبل گزشتہ سال جولائی میں حکومت تلنگانہ نے فینانس اور ایجوکیشن ڈپارٹمنٹس میں مختلف سرکاری ملازمتوں کے لیے براہ راست بھرتی کے ذریعے نوٹیفکیشن جاری کیا تھا۔ 22 جولائی کے حکم نامے میں محکمہ خزانہ کے تحت محکمہ تعلیم اور آرکائیوز میں 2240 آسامیوں کے لیے نوکریوں کے نوٹیفکیشن جاری کیے گئے۔ یہ اعلان فینانس اور ہیلتھ منسٹر ٹی ہریش راؤ نے ٹویٹر پر کیا جنہوں نے کہا کہ کس نے کہا کہ اب تک محکمہ فینانس میں 49428 ملازمتوں کے لئے براہ راست بھرتی کے ذریعہ آرڈر دیئے گئے ہیں۔

## مہاراشٹر کے ناندیڑ میں 5 فروری کو بی آر ایس کا جلسہ،عوام میں جوش وخروش

حیدرآباد 4 فروری (ذرائع) تلنگانہ کی حکمران جماعت بی آر ایس پارٹی کی توسیع کے حصہ کے طور پر مہاراشٹر کے ناندیڑ میں 5 فروری کو منعقد ہونے والے پہلے جلسہ کے سلسلہ میں مقامی عوام میں جوش وخروش پایا جاتا ہے اور یہ جلسہ موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ بی آر ایس کے سربراہ و تلنگانہ کے وزیر اعلی کے چندر شیکھر راو کی تقریر اور تلنگانہ میں مختلف فلاحی اسکیمات پر عمل کے بارے میں عوام میں دلچسپی پائی جاتی ہے اور جوش وخروش دیکھا جارہا ہے۔ ناندیڑ ضلع مستقر کے مختلف علاقوں میں کسانوں کا کہنا ہے کہ تلنگانہ میں کسانوں کے مفاد میں عمل کی جانے والی اسکیمات جیسے ریتو بندھو، ریتو بیمہ اور 24 گھنٹے مفت بجلی کی مہاراشٹر کے کسانوں کو ضرورت ہے۔مقامی افراد کو کئی چوراہوں پر بی آر ایس کے فلیکسی پڑھتے ہوئے دیکھا گیا۔ناندیڑ کے بھوکر،کنوٹ، دیگلور،حمایت نگر، دھرم آباد، مڈکھیڑ، نائے گاوں اور دیگر مقامات پر تلنگانہ کے سرحدی اضلاع کے بی آر ایس لیڈران وزراء اور ایم ایل ایز ٹیموں میں تقسیم ہوگئے ہیں اور متعلقہ حلقوں میں گرام سبھا منعقد کررہے ہیں۔ان اجلاسوں میں مقامی افراد تلنگانہ حکومت اور اس کی فلاحی اسکیمات کے بارے میں معلومات حاصل کررہے ہیں۔

## تلنگانہ کے مختلف علاقوں میں سردی کی لہر میں غیر معمولی اضافہ

حیدرآباد 4 فروری (ذرائع) تلنگانہ کے ایجنسی علاقوں میں درجہ حرارت میں بڑے پیمانہ پر گراوٹ ہوگئی جس کے نتیجہ میں ان علاقوں میں سردی کی لہر میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا۔بعض مقامات پر درجہ حرارت واحد عدد تک پہنچ گیا۔سرپور میں درجہ حرارت 3.6 ڈگری سلسیس درج کیا گیا۔اسی طرح باز ارہتھنور میں 7.2 ڈگری، بیلم میں 7.5 ڈگری، کیرامیری میں 7.7 ڈگری، ترونا میں 7.9 ڈگری سلسیس درج کیا گیا۔درجہ حرارت میں اچانک بڑے پیمانہ پر گراوٹ کے نتیجہ میں مقامی افراد گھروں سے باہر نکلنے میں خوف محسوس کررہے ہیں۔صبح اور شام کے اوقات میں بیشتر مقامات پر لوگ آگ تاپتے نظر آرہے ہیں۔ریاست کے کئی علاقوں میں دن کے درجہ حرارت میں اضافہ ہوا ہے جبکہ رات کے اوقات میں درجہ حرارت میں گراوٹ دیکھی جارہی ہے جس کے سبب صبح اور شام کے اوقات میں سردی دیکھی جارہی ہے۔صبح میں 9 بجے تک بھی سردی کی لہر دیکھی جارہی ہے اور شام میں چار بجے سے دوبارہ سردی کی لہر ہورہی ہے۔ساتھ ہی کہر کے سبب راستہ بھی صاف دکھائی نہیں دے رہا ہے۔عادل آباد کے ایجنسی علاقوں اور جنگلات سے متصل آبادیوں میں سردی کی شدید لہر دیکھی جارہی ہے۔عادل آباد کے دیہاتیوں نے کہا کہ گزشتہ دو سال کے مقابلہ اس مرتبہ سردی کی لہر میں اضافہ ہوا ہے۔دوسری طرف چہل قدمی کرنے والوں نے بھی اس اضافہ پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

## جرمنی کے اراکین پارلیمان کے ایک وفد کا دورہ حیدرآباد

حیدرآباد 4 فروری (ایجنسی) جرمنی کے ارکان پارلیمنٹ کے ایک وفد نے حیدرآباد کا دورہ کیا۔وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی کے تارک راماراو سے دورہ کنندہ وفد کے ارکان نے اسمبلی کے کمیٹی ہال میں ملاقات کی۔ یہ وفد ہندوستان۔جرمنی پارلیمانی دوستی کے حصہ کے طور پر حیدرآباد پہنچا تھا۔اس موقع پر تارک راماراو نے جرمنی کے ارکان پارلیمنٹ کا استقبال کیا۔انہوں نے تلنگانہ کی جانب سے ریاست میں تجارتی مواقع اور حکومت کی طرف سے فراہم کی جانے والی مراعات کے بارے میں تفصیلات سے واقف کروایا۔وزیر موصوف نے انہیں بتایا کہ وہ ریاست میں سرمایہ کاری کرنے والوں کو ضروری تعاون فراہم کریں گے۔اس ملاقات میں قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر پوچارم سرینواس ریڈی، وزیر بجلی جی جگدیشور ریڈی اور کئی اراکین اسمبلی بھی موجود تھے۔

# قرآن مجید کی بے حرمتی اور اس کے تقدس کی پامالی کسی بھی صورت میں ناقابل برداشت

## جمعیۃ علماء آصف آباد کے وفد کی جوائنٹ کلکٹر راجیشام سے ملاقات، تحریری یاداشت حوالے

آصف آباد: 4 فروری 2023 (اسٹاف رپورٹر/عصر حاضر نیوز) مولانا حافظ پیر شبیر احمد سابقہ ایم ایل سی وصدر جمعیۃ العلماء تلنگانہ و آندھرا کی حسب ہدایت۔ و قائد جمعیۃ العلماء حافظ پیر خلیق احمد صابر کے ایما پر مستقر جمعیۃ العلماء ہند شاخ آصف آباد کے ایک وفد نے صدر جمعیۃ علماء ہند شاخ آصف آباد مولانا اعجاز الحق قاسمی و سرپرست جمعیۃ مولانا میر اشرف علی ہاشمی کی زیر قیادت میں دفتر کلکٹریٹ پہنچ کر جوائنٹ کلکٹر راجیشام سے ملاقات کرتے ہوئے ایک تحریری یاداشت کے ذریعے سویڈن میں گزشتہ دنوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے واقعہ پر شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ وفد نے جس ملعون نے بھی یہ گستاخانہ حرکت کی اسے سخت کاروائی اور سزا کا مطالبہ کیا۔ ذمہ داران جمعیۃ نے جوائنٹ کلکٹر راجیشام سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ سویڈن اور مدھیہ پردیش کے بدبختوں کی جانب سے مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید کی بے حرمتی کی گئی ہے جسے مسلمان بالکل بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ انہوں نے اس سلسلے میں پریسیڈینٹ آف انڈیا کو ایک میمورینڈم بھی لکھا اور مقامی انتظامیہ کے توسط سے دہلی روانہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ کیونکہ کسی بھی مذہب کی مقدس کتاب کے ساتھ کھلواڑ، بے حرمتی کرنے والوں کا بائیکاٹ کرے ان سے تمام سفارتی تعلقات ختم کریں اور خصوصاً خاطیوں کے خلاف سخت کاروائی کا مطالبہ کیا۔ بعد ازاں مولانا اعجاز الحق قاسمی صدر جمعیۃ علماء آصف آباد نے دیگر ذمہ داران کے ہمراہ احاطئے دفتر ضلع کلکٹریٹ کمرم بھیم آصف آباد میں میڈیا کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ سویڈن کے اسٹاک ہوم میں قرآن مجید کی بے حرمتی کا جو بدبختانہ واقعہ پیش آیا اس سے نا صرف ہندوستانی مسلمان بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو تکلیف پہنچی دلوں کو مجروح کیا گیا اسی لئے جمعیۃ العلماء آصف آباد کے ذمہ داران نے صحافیوں کو دیے گئے بیان میں کہا کہ قرآن مجید کی بے حرمتی ناقابل برداشت جرم ہے۔ قرآن کی بے حرمتی کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کاروائی کی جائے۔ اس موقع پر جمعیۃ العلماء ہند شاخ آصف آباد کے نائب صدر مولانا سید ہارون رشید قاسمی، جنرل سیکریٹری حافظ محمد ساجد خان، جوائنٹ سیکریٹری حافظ عبید بن عبداللہ و حافظ میر طاہر علی ہاشمی فلاحی، حافظ عبدالحکیم، حافظ صادق، خازن حافظ سعید بن عبداللہ دیگر ذمہ داران موجود تھے۔ جمعیۃ العلماء ہند ضلعی صدر کمرم بھیم آصف آباد مولانا احمد مبین قاسمی نے بروقت اقدام پر تمام اراکین جمعیۃ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

## دلت، بی سی اور اقلیتیں بی آر ایس کی حکمرانی سے تنگ: اٹھاولے

حیدرآباد 4 فروری (ایجنسی) مرکزی وزیر رام داس اٹھاولے نے کہا کہ تلنگانہ میں دلت، بی سی اور اقلیتی طبقات کے افراد بی آر ایس کی حکمرانی سے تنگ ہیں۔ انہوں نے حیدرآباد میں رویندر بھارتی میں ریپبلکن پارٹی آف انڈیا کے زیر اہتمام منعقدہ اجلاس میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کی حکمران جماعت ٹی آر ایس کا نام تبدیل کرتے ہوئے اسے بھارت راشٹرا سمیتی (بی آر ایس) کیا گیا ہے جس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ چوتھا محاذ اگر بنتا ہے تو مخالف جماعتوں کے ووٹ کٹنے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ بی جے پی کو ہوگا۔ اس موقع پر بی سی لیڈر آر کرشنیا سے ملاقات کی۔

## انسٹاگرام کے ذریعہ لڑکیوں کو پھنسا کر ہراساں کرنے والے شخص کو بنگلور پولیس نے کیا گرفتار، سوشل میڈیا پر دوستیاں کرنے والے ہوشیار!

بنگلورو: کرناٹک کے بنگلورو سے ایک حیران کردینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ ایک ٹیک انجینئر پہلے اپنے انسٹاگرام ہینڈل کے ذریعہ لڑکیوں کو پھنساتا تھا۔ پھر ان سے نوکری کے بعد فحش مطالبات کرتا تھا۔ جمعہ کو پولیس نے ملزم کو گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس سے ملی جانکاری کے مطابق ملزم کی شناخت بنگلورو کے کورمنگلا کے رہنے والے دلی پرساد کے طور پر ہوئی ہے۔ ملزم ایک پرائیویٹ کمپنی میں کام کرتا تھا۔ انسٹاگرام پر اس نے پانچ اکاونٹس بنائے تھے۔ پرساد کبھی خود کو ایک خاتون کو کبھی اپنے آپ کو کسی کمپنی کا مینیجر بتاتا تھا۔ معلومات کے مطابق ملزم ایک ساتھ کئی خواتین کے ساتھ چیٹ کیا کرتا تھا۔ وہ خواتین سے دعوی کرتا تھا کہ وہ انہیں اچھی کمپنیوں میں نوکری دلا سکتا ہے۔ کئی کمپنیوں میں اس کے اچھے رابطے ہیں۔ نوکری کی بات کہہ کر ملزم خواتین کو ملنے کیلئے بلاتا تھا۔ خواتین بھی اس کی بات میں آکر ملنے کیلئے پہنچ جاتی تھیں۔ بتایا جارہا ہے کہ زیادہ تر او یو ہوٹلوں میں کمرے بک کیا کرتا تھا۔ پھر خواتین کو وہاں بلاتا تھا اور پھر خواتین کو جسمانی تعلقات بنانے کیلئے مجبور کرتا تھا۔ اتنا ہی نہیں وہ خواتین کے فحش ویڈیوز بھی ریکارڈ کرتا تھا اور پھر وائرل کرنے کی دھمکی دے کر بلیک میل کیا کرتا تھا۔ بنگلورو کے پولیس کمشنر پرتاپ ریڈی کا کہنا ہے کہ ملزم کے پاس دس سے زیادہ خواتین کے فحش ویڈیوز تھے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم زیادہ تر آندھرا پردیش کی لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنساتا تھا۔ وہ خواتین کی تصویر کو اپنے ڈسپلے پکچر میں لگاتا تھا اور اسی کے ذریعہ انہیں دھوکہ دیتا تھا۔

## ملکاپور میں مسجد کا افتتاحی پروگرام مجاہد ختم نبوت مولانا ابرار الحسن رحمانی، مفتی سعید اکبر و مفتی منور کے خصوصی خطابات

کاماریڈی: (پریس نوٹ) محمد فیروز الدین پریس سکریٹری

کی اطلاع کے مطابق مسلم سنگتراش بستی ملکاپور منڈل بی بی پیٹ ضلع کاماریڈی حضرت جی مولانا یوسف کاندھلوی کے نام سے فرزندان حافظ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ واہل خیر ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی، اس ضمن میں بتاریخ 5 فروری 2023ء مؤرخہ ۱۳ رجب المرجب سنہ ۱۴۴۴ھ بروز اتوار صبح 10 تا نماز ظہر بصدارت مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد ابرار الحسن صاحب رحمانی و قاسمی دامت برکاتہم (صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کاماریڈی) ایک افتتاحی پروگرام عظیم الشان پیمانے پر آبادی مساجد اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر منعقد ہوگا۔ جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مقرر شیریں بیاں حضرت مولانا مفتی سعید اکبر صاحب قاسمی نقشبندی مجددی دامت برکاتہم (خلیفہ حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم) اور مدعوئین خصوصی کی حیثیت سے محترم مولانا مفتی منور صاحب قاسمی دامت برکاتہم (حیدرآباد) جناب حافظ محمد انتظار احمد صاحب زید مجدہ (نائب صدر جمعیۃ علماء کاماریڈی و امام و خطیب مسجد بلال کاماریڈی) شرکت فرمائیں گے، انکے علاوہ دیگر علماء و مفتیان عظام کے خصوصی خطابات بھی ہوں گے، اس اجلاس میں نظامت کے فرائض خادم ملت حضرت حافظ محمد فہیم الدین منیری صاحب حفظہ اللہ (خادم مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کاماریڈی) انجام دیں گے، جبکہ حضرت جناب محمد انور صاحب دامت برکاتہم العالیہ نگرانی فرمائیں گے۔ عامۃ المسلمین سے جوق در جوق شرکت و استفادہ پرخلوص گذارش کی جاتی ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں 9441156838_9912823823 _ 9398936536

## حیدرآباد میں آتشزدگی کا ایک اور واقعہ

حیدرآباد 4 فروری (عصر حاضر) شہر حیدرآباد میں آتشزدگی کا ایک اور واقعہ پیش آیا۔ رامنتاپور میں پلائی ووڈ کے گودام میں بڑے پیمانہ پر آگ لگ گئی۔ صبح کی اولین ساعتوں میں پیش آئے اس واقعہ میں گودام جل کر خاکستر ہوگیا۔ مقامی افراد نے اس واقعہ کی اطلاع فائر بریگیڈ کے اہلکاروں کو دی جس کے بعد تین فائر بریگیڈس کے اہلکاروں نے وہاں پہنچ کر آگ پر کافی جدوجہد کے بعد قابو پایا۔ آگ کے ساتھ کثیف دھواں بھی دیکھا جارہا تھا۔ اس آگ کے نتیجہ میں مقامی افراد میں خوف دیکھا گیا جو اپنی جان بچانے کیلئے باہر نکل پڑے۔ دھوئیں کے سبب مقامی افراد کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس واقعہ میں کسی جانی نقصان یا پھر کسی کے جھلسنے کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ پولیس نے شبہ ظاہر کیا کہ شارٹ سرکٹ آگ لگنے کی وجہ ہے۔

## شرمیلا کی پد یاترا جاری، بی آر ایس لیڈروں کے حملہ کا الزام

ورنگل: 4 فروری (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے ضلع ورنگل میں وائی ایس آر تلنگانہ پارٹی کی سربراہ وائی ایس شرمیلا کی پد یاترا جاری ہے۔ ان کی یاترا ضلع کے اے بی ٹانڈہ، دولت نگر سے ہوتی ہوئی وردھنا پیٹ حلقہ پہنچی۔ پدیاترا کے دوران کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کو روکنے کے لیے پولیس کی بھاری تعداد کو تعینات کیا گیا تھا۔ شرمیلا نے وائی ایس آر تلنگانہ پارٹی کے کارکنوں اور لیڈروں پر حکمران جماعت بی آر ایس کے لیڈروں کی جانب سے حملہ کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ برسر اقتدار جماعت کی بے قاعدگیوں پر سوال اٹھانے والے ان کی پارٹی کے کارکنوں اور صحافیوں پر حملے کئے جارہے ہیں۔ شرمیلا نے ریاستی حکومت پر اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں ناکامی کا الزام لگایا۔

## تلنگانہ میں کورونا کی تازہ صورتحال

تلنگانہ میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران سات فعال کیسز میں اضافہ ہوا ہے جس سے کل تعداد 32 ہوگئی ہے۔ اس وبا سے اب تک 8,37,375 افراد صحت یاب ہوچکے ہیں اور اب تک 4111 مریض جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ تمل ناڈو میں کورونا کے تین فعال کیسوں میں کمی کے ساتھ ان کی کل تعداد کم ہوکر 29 ہوگئی ہے۔ اس وبا سے صحت یاب ہونے والوں کی کل تعداد 35,56,593 تک پہنچ گئی ہے اور مرنے والوں کی تعداد 38,049 پر مستحکم ہے۔ اس کے علاوہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران بالترتیب ہماچل پردیش، اڈیشہ اور پنجاب میں کورونا کے دو نئے کیسز سامنے آئے ہیں جبکہ مرکز کے زیر انتظام علاقے چنڈی گڑھ، جموں وکشمیر اور مغربی بنگال میں بالترتیب کورونا کا ایک کیس سامنے آیا ہے۔ یہ راحت کی بات ہے کہ اروناچل پردیش، آسام، دادرا اور نگر حویلی، دمن اور دیو، جھارکھنڈ، لداخ، لکشدیپ، مدھیہ پردیش، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، سکم اور تریپورہ میں کورونا کا ایک بھی فعال کیس نہیں ہے۔

## حیدرآباد کے نواحی علاقہ ڈنڈیگل میں سڑک حادثہ۔ دو افراد ہلاک

حیدرآباد 4 فروری (عصر حاضر) شہر حیدرآباد کے نواحی علاقہ ڈنڈیگل میں پیش آئے سڑک حادثہ میں دو افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ حادثہ کل شب اُس وقت پیش آیا جب تیز رفتار ڈی سی ایم کے ڈرائیور نے اس کا توازن کھودیا اور یہ ڈی سی ایم گاڑی الٹ گئی۔ حادثہ اتنا خطرناک تھا کہ دو افراد موقع پر ہی ہلاک ہوگئے جبکہ دیگر دو زخمی ہوگئے۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی جس نے زخمیوں کو اسپتال منتقل کیا۔ پولیس نے بتایا کہ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب یہ افراد ڈی سی ایم میں گوڈاولی سے حیدرآباد کے این ٹی آر گارڈن کی سمت آرہے تھے۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کرکے جانچ شروع کردی۔

## آٹو بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گیا۔ ایک خاتون ہلاک

ملگو: 4 فروری (عصر حاضر) آٹو کے بجلی کے کھمبے سے ٹکرا جانے کے نتیجہ میں ایک خاتون ہلاک ہوگئی۔ یہ حادثہ تلنگانہ کے ضلع مُلگو میں پیش آیا۔ مقامی افراد کے مطابق گووندراو پیٹ منڈل کے موڈولگوڈیم گاؤں سے تعلق رکھنے والی 15 خواتین ایک آٹو میں دھان کے کھیتوں میں کام کرنے کے لیے تاڈوائی منڈل کے نرلا پور گاؤں جارہی تھیں کہ نارلا پور گاؤں کے قریب اس آٹو کے ڈرائیور نے توازن کھودیا اور آٹو بجلی کے پول سے ٹکرا گیا۔ اس حادثہ میں آٹو میں سفر کرنے والی خواتین میں سامنے بیٹھی سنیتا (35) کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جب کہ جیوتی جو اس حادثہ میں شدید زخمی ہوگئی تھی کی حالت نازک ہے۔ مقامی افراد کی اطلاع پر ایمبولنس نے وہاں پہنچ کر زخمیوں اور مہلوکین کو اسپتال منتقل کیا۔

## بی جے پی کی جانب سے گورنر کی اسمبلی میں کی گئی تقریر کی مخالفت پر جگدیش ریڈی کی تنقید

حیدرآباد 4 فروری (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے وزیر بجلی جگدیش ریڈی نے ریاستی اسمبلی میں گورنر کی تقریر کی مخالفت کرنے والے بی جے پی قائدین کے تبصروں پر برہمی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی لیڈران گورنر کی توہین کرکے آئینی اداروں اور آئینی عہدوں پر فائز افراد کے احترام کو کم کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ انہوں نے سوریا پیٹ میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے یہ واضح کرنے کا مطالبہ کیا کہ وہ گورنر کی تقریر کی مخالفت کیوں کررہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی لیڈران کے پاس سیاست اور ووٹ کے علاوہ اداروں اور افراد کی کوئی عزت نہیں ہے۔




www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

# جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طالب علم کا کارنامہ! بیٹل آف سائن نامی اسٹریٹیجک گیم بنائی

## ہندوستان میں کھلونے بنانے والی سرکردہ کمپنی 'فن اسکول' نے اس کو لانچ کیا، وائس چانسلر پروفیسر نجمہ اختر نے دی مبارکباد

نئی دہلی: جامعہ ملیہ اسلامیہ (جے ایم آئی) کے بی ٹیک سول انجینئرنگ سال چہارم کے طالب علم سارتھک کمار نے 'بیٹل آف سائن' نام کا ایک اختراعی اسٹریٹیجک گیم تیار کیا ہے جسے ہندوستان میں کھلونے بنانے والی سرکردہ کمپنی 'فن اسکول' نے لانچ کیا ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی وائس چانسلر پروفیسر نجمہ اختر نے اس حصولیابی کے لیے سارتھک کو مبارک باد دی ہے اور مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ سرکار نے مقامی اور نوجوانوں کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے مناسب پلیٹ فارم مہیا کراتے ہوئے ٹوائے کیتھون جیسے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ جے ایم آئی سول انجینئرنگ کے طالب علم سارتھک کمار نے 'بیٹل آف سائن' نام کا ایک اختراعی اسٹریٹیجک گیم تیار کیا۔ یاد رہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی شروع کردہ تحریک 'آتم نربھر بھارت' کے تحت اس گیم نے اس سے پہلے ٹوائے کیتھون 2021 مقابلہ جیتا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ

ٹوائے کیتھون 2021 ایک بین وزارتی مہم ہے جسے وزارت تعلیم کے اختراعی سیل نے آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن (اے آئی سی ٹی ای) خواتین اور اطفال بہبود، وزارت کامرس، وزارت ایم ایس ایم ای، وزارت ٹکسٹائل اور وزارت اطلاعات ونشریات کے تعاون سے منعقد کیا گیا تھا۔ ٹوائے کیتھون 2021 کا تصور یہ تھا کہ اختراعی ذہنوں کو ابھارا جائے کہ وہ ہندوستانی تہذیب، تاریخ، ثقافت اور سماجی اخلاقیات پر مبنی نادر کھلونے اور کھیل تیار کریں جس میں ملک بھر سے ایک اعشاریہ دو لاکھ شرکا نے رجسٹر کرایا تھا۔ 'بیٹل آف سائن' کا گیم اس طرح شروع ہوتا ہے کہ گیم بورڈ پر پلس اور مائنس سکوں سے جگہ پر قبضہ جماتے ہوئے آگے بھی قبضہ جماتے جاتے ہیں۔ کھیل کے دو وضع ہیں: ریگولر وضع اور بیٹل وضع پہلا کھلاڑی جو کسی بھی دو خط مستقیم پر قبضہ جمالے یا مسطح شکل میں قبضہ جمالے وہ فاتح قرار پاتا ہے۔

# سنگاپور کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سندریش مینن نے مرمو سے ملاقات کی

نئی دہلی: صدر دروپدی مرمو سے سنگاپور کے چیف جسٹس سندریش مینن نے جمعہ کو راشٹرپتی بھون میں ملاقات کی۔ اس دوران صدر اور سنگاپور کے چیف جسٹس نے سب کے لیے قابل رسائی انصاف کو یقینی بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ راشٹرپتی بھون نے ٹویٹ کیا کہ "سنگاپور کے چیف جسٹس سندریش مینن نے راشٹرپتی بھون میں صدر دروپدی مرمو سے ملاقات کی۔ صدر اور چیف جسٹس مینن نے سب کے لیے قابل رسائی انصاف کو یقینی بنانے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا۔

# ممبئی لوکل میں بدتمیزی کے لیے دو مسافروں کے خلاف کارروائی

ممبئی، 4 فروری (یو این آئی) ممبئی لوکل ٹرین میں بدتمیزی کے لیے دو مسافروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، واضح رہے کہ سفر کے دوران ایک شخص نے ممبئی لوکل ٹرین میں دو مسافروں کی بدتمیزی کی ویڈیو شیئر کی تھی۔ دراصل یہ ویڈیو ممبئی کے ایک فوٹو جرنلسٹ نے ٹوئٹر پر شیئر کی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ویڈیو کو 4 لاکھ سے زیادہ بار دیکھا گیا ہے۔ تفصیل کے مطابق پرشانت واڈنڈے ممبئی کی لوکل ٹرین میں سفر کر رہے تھے، جہاں وہ دو بدتمیز 'وکلاء سے ٹکرا گئے، کم از کم انہوں نے یہی دعویٰ کیا۔ عورت نے اس کے سامنے والی سیٹ پر ٹانگیں رکھی

تھیں۔ جب پرشانت نے اس خاتون مسافر سے ٹانگیں ہٹانے کو کہا تو تکرار کے بعد جھگڑا شروع ہوگیا۔ ممبئی کے فوٹو جرنلسٹ پرشانت نے ٹوئٹر پر اپنی دلیل کی ویڈیو شیئر کی اور ممبئی پولیس اور ریلوے حکام کو ٹیگ کیا۔ ویڈیو میں، پرشانت کو مسافروں، ایک مرد اور ایک عورت سے مسلسل ٹانگیں ہٹانے کی درخواست کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، لیکن خاتون نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا اور بحث کرتی رہی اور پرشانت سے کہتی رہی کہ وہ ویڈیو ریکارڈ نہیں کرسکتا۔ اور" ہم وکیل ہیں" اس نے دعوی کیا۔

# فوج میں اگنی ویر بننے کی تیاری کرنے والوں کے لیے اہم خبر 'بھرتی کا طریقہ' کار تبدیل

نئی دہلی: ہندوستانی فوج میں اگنی ویر بننے کی تیاری کرنے والے نوجوانوں کے لیے اہم خبر ہے۔ بھرتی کا طریقہ کار تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ہندوستانی فوج نے جمعہ کو اس حوالہ سے ایک میمورنڈم جاری کیا۔ اس اشتہار میں بھرتی کے عمل میں تبدیلی کی اطلاع دی گئی ہے۔ ہندوستانی فوج کے جاری کردہ اشتہار کے مطابق اگنی ویر بھرتی کے تین مراحل ہیں۔ پہلے کامن انٹری ٹیسٹ ہوگا، دوسرا مرحلہ فٹنس ٹیسٹ ہوگا اور پھر تیسرا مرحلہ میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ پہلے جو عمل جاری تھا اس کے مطابق پہلے امیدواروں کا فزیکل فٹنس ٹیسٹ لیا جاتا تھا۔ اس کے بعد امیدواروں کا میڈیکل ٹیسٹ ہوتا تا اور آخری مرحلے میں انہیں کامن انٹری ٹیسٹ پاس کرنا ہوتا تھا۔ نئے بھرتی کے اصولوں کا اطلاق تقریباً 40000 امیدواروں پر ہوگا جو 2023-24 کے اگلے بھرتی سائیکل سے فوج میں شامل ہونے کے خواہشمند ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگنی ویر بھرتی کے عمل میں تبدیلی کیوں کی گئی؟ ہندوستانی فوج کے مطابق بھرتی کے عمل میں تبدیلی بھرتی ریلیوں میں شرکت کرنے والے ہزاروں امیدواروں کے لیے درکار بھاری انتظامی لاگت اور لاجسٹک انتظام کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے۔ ہندوستانی فوج کے ایک اہلکار نے دی انڈین ایکسپریس کو بتایا کہ اگنی ویر بھرتی کے پہلے عمل میں بڑی تعداد میں امیدواروں کی جانچ کی جاتی تھی۔ اہلکار کے مطابق ایسا کرنے سے انتظامی وسائل پر دباؤ پڑتا تھا۔ امن وامان برقرار رکھنے کے لیے بڑی تعداد میں سیکورٹی اہلکاروں کی تعیناتی کے ساتھ ساتھ ریلیوں کے لیے مناسب طبی عملے کو بھی تعینات کیا جاتا تھا۔

# الیکشن سے پہلے بی جے پی کی غیر سیاسی سرگرمیاں عروج پر

## آر ایس ایس کے وفد کی مسلم ممالک کے نمائندوں سے ملاقات

نئی دہلی: آر ایس ایس نے مسلمانوں سے تعلقات کی استواری میں اپنی کوششوں کو وسعت دی ہے۔ آر ایس ایس کے سربراہ

موہن بھاگوت، سنگھ کے سینئر رہنما اندریش کمار، کرشنا گوپال اور رام لال کچھ عرصے سے مسلم دانشوروں کے ساتھ باقاعدگی سے بات چیت کر رہے ہیں۔ حال ہی میں مسلمان قائدین سے ملاقات اور بات چیت کا ایک نیا واقعہ قومی دارالحکومت میں دیکھا گیا جس میں ہندوستان، اور 10 سے زیادہ مسلم ممالک کے نمائندے شامل تھے، جن کے ساتھ مل کر، آر ایس ایس نے اب تک کی سب سے بڑی غیر سرکاری مشق میں ایک تازہ مہم شروع کی۔ اس میں تنوع میں اتحاد، ہم آہنگی، تعاون، تعلیم، ثقافت، ادب، ہم آہنگی، مذہبی تحمل اور احترام اور تجارت پر زور دیا گیا ہے۔ ہمالیہ ہندراشٹر گروپ، فورم فار اویرنس آف نیشنل سیکورٹی (FANS) اور اسکول آف لینگویج لٹریچر اینڈ کلچر اسٹڈیز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی (JNU) کے مشترکہ زیر اہتمام، JNU کے کنونشن سینٹر میں دو روزہ بین الاقوامی سمینار منعقد ہوا۔ بھارت اور وسطی ایشیا کے درمیان تاریخی، ثقافتی اور اقتصادی روابط کے موضوع پر اجلاس میں مسلم دانشوروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ سینئر آر ایس ایس لیڈر اندریش کمار کی قیادت میں جے این یو میں بین الاقوامی سمینار میں کم از کم 12 مسلم ممالک کے سفارت کاروں، ہائی کمشنروں، اسکالروں اور دانشوروں نے شرکت کی۔ شرکت کرنے والوں میں ایران سے ایراج الہی، ترکی سے فرات سونل، تاجکستان سے لقمان بابا کولاجدہ، قازقستان سے نورلان زلگیس بائیف اور حبیب اللہ مرزوزادہ، کرغیزستان سے اسین عیسیوف، ازبکستان سے دلسود احماتوف اور عزیز برطون، ترکستان سے شالر گیلستا نبولیا، ترکمانستان سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ دمیجاو، آرمینیا سے آرمین ماریتروسیان، افغانستان سے فرید مامون دزئی اور آذربائیجان سے اشرف شیخالیف وغیرہ شامل تھے۔ غیر ملکی شرکا نے اپنی تقریر کے دوران اس بات پر زور دیا کہ "بھارت کو ہمارے بڑے بھائی کی حیثیت سے وشوا گرو کا کردار ادا کرنا چاہیے"۔ اس پر اندریش کمار نے کہا کہ" ہمارا واسودھیوا کٹمبکم کا تصور سب کو ایک خاندان کی طرح برتاؤ کرنا ہے۔ بھارت تنوع سے بھرا ملک ہے۔"12 ممالک کے سفیروں، ہائی کمشنروں سمیت 50 سے زائد شرکا نے مطالبہ کیا کہ اندریش کمار کی قیادت میں پورے پروگرام پر ایک مشن دستاویز جاری کیا جائے، جسے ویژن دستاویز بھی کہا جاسکتا ہے۔

# پنجاب میں 30 لاکھ سے زائد لوگ منشیات کا استعمال کر رہے ہیں: ڈاکٹر پروہت

جالندھر، 4 فروری (ایجنسیز) پنجاب میں 2022 تک منشیات کے استعمال کی روک تھام اور کنٹرول کے لیے روڈ میپ نامی کتاب کی رپورٹ کے مطابق، 30 لاکھ سے زیادہ لوگ یا پنجاب کی تقریباً 15 ز 4 فیصد آبادی منشیات کا استعمال کر رہی ہے۔ پنجاب میں ہیروئن بڑی مقدار میں استعمال ہو رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق پنجاب میں منشیات کا کاروبار سالانہ 7500 کروڑ روپے کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے کئی خاندان اپنے قریبی عزیزوں کو منشیات سے محروم کر چکے ہیں۔ انڈین اکیڈمی آف نیوروسائنسز کے ایگزیکٹو ممبر ڈاکٹر نریش پروہت نے ہفتہ کو یو این آئی کو بتایا کہ پنجاب میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان لوگوں کے لیے تشویش کا باعث ہونا چاہیے کیونکہ یہ ہمارے معاشرے کی اہم چیزوں کو کھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں منشیات کے مسئلے کی سنگینی کا اندازہ گورنر پنجاب بنواری لال پروہت کے حالیہ بیان سے لگایا جاسکتا ہے۔ مسٹر پروہت نے کہا ہے، 'پنجاب میں نشیلی اشیاء گروسری کی طرح دستیاب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ چند سالوں میں ریاست میں جرائم میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ ان جرائم کی بڑی وجہ نوجوانوں میں منشیات کا بڑھتا ہوا استعمال ہے۔ منشیات کا استعمال بہت سی معاشرتی برائیوں کو جنم دینے کی وجہ بن چکا ہے۔

# آسرا پروجیکٹ کے تحت ضلع علی گڑھ میں مفت سلائی سینٹر، مسلم خواتین کو ہنرمند اور بااختیار بنانے کی کوشش

علی گڑھ: 4 فروری (ای ٹی وی بھارت) ریاست اترپردیش کے ضلع علیگڑھ کے شمشاد مارکیٹ میں موجود سلطان جہاں کوچنگ کی عمارت میں آسرا پروجیکٹ کے تحت جھگی جھونپڑیوں میں رہنے والی غریب مسلم خواتین کو روزگار سے جوڑنے کا کام گزشتہ چار برسوں سے جاری ہے، جس کا مقصد خواتین کو ہنرمند اور باصلاحیت بنانا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کو بہتر طریقے سے گزار سکیں۔ دور جدید میں کوئی بھی کام چھوٹا یا بڑا نہیں، کیوں کہ اب ہر کام کو بطور روزگار فخر کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا جب گھروں میں لڑکیاں اور خواتین کھانا بنانے، گھر کے دیگر کام اور گھر کے کام کے ساتھ سلائی کڑھائی کیا کرتی تھیں اور عام طور پر اپنے کپڑوں کی سلائی خود ہی کرتی تھیں تاہم ان ملبوسات کو دیدہ زیب بنانے کے لئے کشیدہ کاری اور ستاروں سے انھیں سجایا جاتا کرتی تھیں تاکہ لباس جاذب نظر ہو اور منفرد بھی۔ لیکن وقت بدلتے گئے اور وقت کے ساتھ خواتین نے بھی اپنے آپ کو بدلا، ترقی کی اور جو کام گھروں کی چہار دیواری میں محدود تھا اب اس کام کو روزگار سے جوڑ کر خواتین کو بااختیار اور بنانا شروع کر دیا۔ اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ گھریلو ضرورتیں بدل کر فیشن میں تبدیل ہوگئیں اور آج ضرورت نے جدت کا رنگ اختیار کرلیا، اور ایسا وقت آگیا کہ لڑکیاں، خواتین ہر روز نت نئے ڈزائن کے ملبوسات بنانے کے لیے سخت محنت اور بے دریغ پیسہ خرچ کرنے سے بھی پیچھے نہیں ہٹتیں۔ جہاں ایک جانب مختلف قسم کے ڈیزائن ڈریسیس خواتین کی پہلی پسند ہوتی ہیں تو وہیں دوسری جانب اس ڈریس کو تیار کرنے کے لیے اور خواتین کو باصلاحیت اور ہنرمند بااختیار بنانے کا کام آسرا کی جانب سے گزشتہ چار برسوں سے ضلع علیگڑھ میں مسلسل جاری ہے۔ شاہین جمیل نے ای ٹی وی بھارت کے نمائندے سے خصوصی گفتگو میں بتایا اسلامک کلچرل لندن کی مالی امداد سے پسماندہ خواتین کے لئے آسرا پروجیکٹ کے تحت ضلع

علیگڑھ میں مفت سلائی سینٹر چلایا جا رہا ہے۔ جہاں صرف پچاس روپے کی فیس میں چالیس ہفتے کا سلائی، کٹائی، کڑھائی، بُنائی، فیشن ڈیزائننگ کی مدد سے خواتین کو گزشتہ چار برسوں سے ہنرمند بنانے کا کام کو انجام دے رہا ہے۔ آسرا پروجیکٹ جھگی، جھونپڑیوں میں رہنے والی مسلم خواتین کو روزگار سے جوڑنے کا کام انجام دے رہا ہے۔ جس کا مقصد خواتین کو بااختیار بنانا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کو خوبصورت انداز سے گزار سکیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ آسرا کی جانب سے دور دراز سے آنے والی غریب خواتین اور لڑکیوں کو آمد و رفت کا کرایہ اور دوپہر کا کھانا بھی دستیاب کروایا جاتا ہے اور کھانے کے ساتھ آسرا فیملی کو ہر موسم کے پھل بھی فراہم کروائے جاتے ہیں تاکہ وہ جسمانی طور پر بھی تندرست و توانا ہوسکیں۔ واضح رہے کہ آسرا پروجیکٹ علیگڑھ میں ایک سال میں تقریبا پچاس خواتین کو باصلاحیت، ہنرمند اور بااختیار بنانے میں اپنا کردار بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے۔ خواتین نے آسرا منتظمین کے متعلق بتایا کہ آسرا منتظمین، جوائن کرنے والی تمام خواتین کا بہت خیال رکھتے ہیں، تاکہ خواتین اور لڑکیاں آسرا کے تحت سکھائے جانے والے ہر ہنر کو بہتر سے بہتر سیکھ سکیں، اور ساتھ ہی یہاں پر ایک اچھا پرسکون، محفوظ ماحول بھی ہے۔ یاد رہے کہ آسرا میں کئی خواتین ایسی بھی ہیں جن کی صلاحیت اور لگن کو دیکھتے ہوئے آسرا کے منتظمین نے خود انہیں ملازمت کی پیشکش کی، آسرا سے ہی سلائی کڑھائی جیسا ہنر سیکھنے کے بعد اب وہ اسی آسرا پروجیکیٹ کے تحت ہی ملازمت کر رہی ہیں اور خود دوسروں کو ہنرمند بنانے میں اپنا تعاون دے رہی ہیں، تاہم کچھ لڑکیاں اور خواتین ایسی بھی ہیں جو اپنے گھروں میں سلائی سینٹر کھول کر مزید لڑکیوں اور خواتین کا سہارا بن رہی ہے اور ہنرمند اور بااختیار بننے کی اس کڑی کو اور بھی مضبوط کر رہی ہیں۔

## فرانسیسی اخبار چارلی ایبڈو کو ایرانی ہیکروں نے ہیکنگ کا نشانہ بنایا: مائیکروسافٹ

فرانس کے توہین آمیز خاکوں کی وجہ سے عالمی سطح پر شہرت پانے والے جریدے چارلی ایبڈو کو ایرانی حکومت نے ہیک کرایا ہے۔ نیز اس کی اور اس کی معلومات کو بھی لیک کیا ہے۔ یہ انکشاف 'مائیکروسافٹ کے سیکیورٹی ریسر چرز نے جمعہ کے روز کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ چارلی ایبڈو کو ماہ جنوری کے شروع میں ہیک کیا گیا تھا۔ ہیکنگ کو فوری سبب اس اخبار کی طرف سے ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کی توہین پر مبنی کارٹونوں کی مہم بنی تھی۔ چارلی ایبڈو کا ان توہین آمیز کارٹونوں کی شاعت کے بارے میں کہنا تھا یہ کارٹون ایرانی حکومت کے خلاف جاری احتجاج اور مظاہرین کی حمایت کے لیے کی گئی تھی۔ تاہم ہیکنگ کے اس آغاز کے موقع پر ایران اور فرانس دونوں کی حکومتی نمائندوں نے اس بارے میں کچھ نہ کہا تھا۔ حتیٰ کہ تبصرے کی درخواست پر بھی خاموشی رکھی تھی۔ دوسری جانب چارلی ایبڈو کے ایک پریس آفیسر نے بھی اس بارے میں فی الحال کسی تبصرے سے انکار کر دیا ہے۔ واضح رہے چارلی ایبڈو میں حالیہ توہین آمیز مہم کا موثر جواب دینے کے لیے ایران نے برسر عام انتباہ کیا تھا، نیز فرانسیسی سفیر کو بھی طلب کیا تھا۔ اسی دوران فرانس کے انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ کو بھی ایران میں کام کرنے سے روک دیا تھا کہ یہ ادارہ فرانسیسی ثقافت کا فروغ کر رہا ہے۔ چارلی ایبڈو کو ہیک کرنے سے متعلق مائیکروسافٹ کا کہنا ہے کہ یہ وسیع تر ڈیجیٹل اثر اور تجربہ رکھنے والے ادارے کا کام ہے۔ جو ایران کی ریاستی ہیکنگ ٹیم کی حمایت رکھنے والی ہیں۔ اس کی مہارت ماضی کی ہیکنگ کی ایسی سرگرمیوں سے ملتی جلتی اور جڑی ہوئی ہیں جو ایرانی ہیکنگ ٹیموں سے متعلق رہی ہیں۔ مائیکروسافٹ کے ریسرچ کرنے والی ٹیم کا کہنا ہے کہ امریکی محکمہ انصاف نے اس سے قبل 2020 میں قرار دیا تھا کہ امریکی صدارتی انتخابات کو اسی طرح متاثر کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ تاہم ایران نے ان الزامات کی تردید کی تھی۔ اب خامنہ ای کو خاکوں کے ذریعے تنقید کا نشانہ بنانے والے چارلی ایبڈو کو ہیک کرنے والے ہیکر گروپ نے خود کو 'مقدس روحیں قرار دیا ہے۔ ایک پوسٹ میں ان 'مقدس روحوں نے کہا ہے کہ وہ چارلی ایبڈو کے دو لاکھ صارفین کے حوالے سے معلومات کو 470000 امریکی ڈالرز میں فروخت کریں گے۔ بعد ازاں اس نوعیت کا ڈیٹا لیک بھی کیا گیا، جس کی فرانس ہی کے اخبار 'لی مونڈے نے اپنی اشاعت میں تصدیق کی ہے۔ مائیکروسافٹ کے مطابق یہ اطلاعات ایرانیوں کی طرف سے کی گئیں تاکہ چارلی ایبڈو کے صارفین اور خریداروں کو انتہا پسند تنظیموں کے سامنے خطرے میں ڈال دیا جائے۔ ہیکنگ کی اس کارروائی کو نمایاں کرنے کے لیے ایرانی ہیکرز نے بعد ازاں ٹویٹر اکاونٹس کا بھی استعمال کیا۔ تاہم ان کے ٹوئٹر اکاونٹ جعلی ناموں سے تھے یا دوسروں کے چوری کردہ تھے۔ ان میں سے دو ٹوئٹر اکاونٹس چارلی ایبڈو کے ایڈیٹر اور ٹیکنالوجی کے شعبے کے ذمہ دار کے ناموں سے جورے گئے تھے۔ تاہم ٹوئٹر گروپ کی طرح سے ہیکر کے ان اکاونٹس کو استعمال کرنے پر ابھی کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔

## امریکہ کے حساس علاقے پر چین کا مبینہ جاسوسی غبارہ

واشنگٹن، 04 فروری (ذرائع) بی بی سی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں حساس مقامات کے قریب ایک مبینہ چینی جاسوس غبارے کے اڑنے کی خبر نے بہت سے لوگوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ بیجنگ سیٹلائٹ کے ہوتے ہوئے امریکی سرزمین کی نگرانی کے لیے نسبتاً غیر نفیس آلہ کیوں استعمال کرنا چاہے گا؟ چین نے کہا ہے کہ ریاست مونٹانا کے اوپر دیکھا گیا غبارہ محض ایک 'سویلین ہوائی جہاز' ہے جو اپنے طے شدہ راستے سے ہٹ گیا تھا لیکن امریکہ کو شبہ ہے کہ یہ 'اونچائی سے نگرانی' کا آلہ ہے۔ اس مخصوص غبارے کی صلاحیتیں چاہے جیسی بھی ہوں، امریکہ نے اس خطرے کو اتنی سنجیدگی سے لیا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ انتھونی بلنکن کا دورہ چین ملتوی کر دیا گیا ہے۔ غبارے سے نگرانی، جاسوسی کی سب سے قدیم ترین ٹیکنالوجیز میں سے ایک ہیں۔ جاپانی فوج نے انھیں دوسری جنگ عظیم کے دوران امریکہ میں آگ لگانے والے بم چلانے کے لیے استعمال کیا۔ سرد جنگ کے دوران امریکہ اور سوویت یونین کی طرف سے بھی بڑے پیمانے پر جاسوسی غبارے استعمال کیے گئے تھے۔ حال ہی میں امریکہ، مبینہ طور پر پینٹاگون کے نگرانی کے نیٹ ورک میں اونچائی پر اڑنے والے انفلیٹیبلز (غبارے جیسے آلات جن میں ہوا بھری ہوتی ہے) کو شامل کرنے پر غور کر رہا ہے۔ جدید غبارے عام طور پر زمین کی سطح (80000 فٹ سے 120000 فٹ) سے 24 کلومیٹر سے 37 کلومیٹر کے درمیان منڈلاتے رہتے ہیں۔

## ممکنہ بحران سے قبل آئل کمپنیز نے پاک حکومت کو خبردار کر دیا

اسلام آباد، 04 فروری (ذرائع) آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل (او سی اے سی) نے آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (اوگرا) اور پاکستان کی وزارت توانائی کو لکھے گئے ایک خط میں متنبہ کیا ہے کہ

گزشتہ ماہ کے دوران تیل کی فروخت میں 8 فیصد ماہانہ بہتری کے باوجود حالیہ چند روز میں روپے کی قدر میں غیر معمولی گراوٹ کی وجہ سے آئل سیکٹر تباہی کے دہانے پر ہے۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں تیل کی مجموعی فروخت (پیٹرول، ڈیزل اور فرنس آئل) جنوری میں 14 لاکھ 40 ہزار ٹن رہی جو کہ دسمبر 2022 میں 13 لاکھ 30 ہزار ٹن تھی۔ موجودہ مالی سال کے پہلے 7 ماہ کے دوران یہ فروخت 19 فیصد کی کمی سے ایک کروڑ 5 لاکھ ٹن تک آ گئی جو کہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران ایک کروڑ 30 لاکھ ٹن تھی۔ او سی اے سی نے حکومت کو مطلع کیا کہ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں اچانک کمی سے مجموعی طور پر اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے کیونکہ لیٹر آف کریڈٹ (ایل سی) کو نئے نرخوں کی بنیاد پر طے کیے جانے کا امکان ہے جبکہ متعلقہ مصنوعات پہلے ہی فروخت ہو چکی ہیں۔ خط میں کہا گیا کہ ان نقصانات کا اثر آئل سیکٹر کے منافع پر پڑے گا کیونکہ بعض صورتوں میں نقصان پورے سال کے منافع سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ یکم اپریل 2020 کو اقتصادی رابطہ کمیٹی کی جانب سے منظوری کے مطابق پاکستان اسٹیٹ آئل (پی ایس او) کو ایل سیز کے لیے 60 روز تک کے زرمبادلہ کے نقصانات کے لیے زرتلافی کی اجازت ہے، تاہم دیگر رکن کمپنیاں پی ایس او کے ساتھ درآمدی پروفائل میں فرق کی وجہ سے اپنے تمام نقصانات پورا سے قاصر ہیں۔ او سی اے سی نے اوگرا سے کہا کہ وہ فوری طور پر اس میکانزم پر نظر ثانی کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ اگر آئل سیکٹر کی عملداری اور ریٹیل آوٹ لیٹس کو سپلائی کو یقینی بنایا جائے تو اس سیکٹر کے زرمبادلہ کے نقصانات کی مکمل تلافی ہو جائے۔ او سی اے سی کے مطابق گزشتہ 18 ماہ کے دوران تیل کی قیمتوں میں اضافے اور روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے بینکنگ سیکٹر سے آئل انڈسٹری کے لیے دستیاب تجارتی مالیاتی حدیں ناکافی ہو گئی ہیں، روپے کی قدر میں حالیہ کمی کے نتیجے میں ایل سی کی حدیں راتوں رات 15 سے 20 تک کم ہو گئی ہیں۔ او سی اے سی نے کہا کہ ملک میں مناسب مصنوعات کی درآمد کو یقینی بنانے کے لیے موجودہ تیل کی قیمتوں، ایکسچینج ریٹ اور ہر کمپنی کے پاس موجود حجم کے مطابق تجارتی مالیات اور ایل سی کی حد میں اضافہ کرنا ضروری ہے، بینکنگ سیکٹر سے او سی اے سی کی رکن کمپنیوں کی حد بڑھانے کی درخواست کی جائے۔ آئی ایم ایف ٹیکس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے مزید سخت اقدامات پر زور دے رہا ہے جس میں پی ڈی ایل کی حد میں اضافہ اور جنرل سیلز ٹیکس کے نفاذ جیسے اقدامات شامل ہیں۔

## اردن: پلاسٹک کی بندوق بتا کر منی ایکسچینج شاپ پر ڈکیتی

اردن میں الزرقاء گورنریٹ میں منی ایکسچینج کی دکانوں میں اس وقت ایک عجیب ڈکیتی کا مشاہدہ کیا گیا جب دو افراد اسٹور سے رقم چوری کرنے میں ناکام رہے۔ کہانی کے حالات اس وقت شروع ہوئے جب اردن کے دارالحکومت عمان

کے شمال مشرق میں واقع الزرقاء گورنریٹ میں ترسیلات زر اور کرنسی کی منتقلی اور تقسیم کرنے والے ایک سٹور پر دو افراد نے دھاوا بول دیا۔ سٹور کے کیمرہ سے ریکارڈ کی گئی ویڈیو میں ڈاکوؤں میں سے ایک کے گرنے اور عدم توازن کا شکار ہونے کو فلمایا گیا ہے۔ اس دوران غالبا دونوں ڈاکوؤں کے منصوبوں میں بھی فرق نظر آیا۔ اردن کے پبلک سیکیورٹی ڈائریکٹوریٹ کے میڈیا ترجمان کرنل عامر السرتاوی نے بتایا کہ الزرقاء پولیس ڈائریکٹوریٹ کو اطلاع ملی تھی کہ دو نامعلوم افراد نے ایک ایکسچینج شاپ کو دھمکیاں دے کر لوٹنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے۔ ڈکیتی میں ناکامی پر دونوں نے دکان کو آگ لگا دی اور وہاں سے فرار ہو گئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اطلاع ملنے اور جائے وقوعہ سے معلومات اکٹھی کرنے کے فوراً بعد دونوں افراد اور ان کے قبضے میں موجود گاڑی کی تفصیلات جاننے کے لیے سسٹم کو متحرک کر دیا گیا۔ جائے وقوعہ کے اطراف میں گشت بڑھا دیا گیا اور اس علاقے کے باہر نکلنے کے مقامات پر بھی سیکیورٹی بڑھا دی گئی۔ میڈیا ترجمان نے بتایا کہ جرم کے ارتکاب کے فوری بعد فوجداری تفتیشی گشتی ٹیم نے ایک مشکوک گاڑی کو دیکھا۔ سواروں سے پوچھ گچھ کرنے پر انہوں نے ڈکیتی کی مشترکہ منصوبہ بندی کرنے کا اعتراف کر لیا۔ معلوم ہوا ان کے پاس پلاسٹک کا پستول تھا۔ انہیں حراست میں لے لیا گیا۔ تاہم وہ کوئی بھی رقم چوری کرنے میں ناکام رہے اور وہ دکان کو آگ لگا کر فرار ہو گئے تھے۔ اب انہیں ریاستی سلامتی عدالت کے پبلک پراسیکیوٹر کے پاس بھیج دیا جائے گا۔

## ایران میں بے پردہ خواتین کے لیے سخت سزاؤں کا اعلان

ایران نے پردہ نہ کرنے والی خواتین پر نئی سزائیں نافذ کر دی ہیں۔ نئی سزاؤں کے تحت گھر سے باہر نکلتے ہوئے حجاب نہ کرنے والی خواتین کے لیے جرمانہ ادا کرنے تک

تمام سماجی خدمات سے محروم کر دیا جائے گا۔ خواتین پر حجاب اور دیگر پابندیوں کے خلاف ایران میں وسط ستمبر سے احتجاجی تحریک جاری ہے۔ ساڑھے چار ماہ سے مظاہرے جاری ہیں اور ان مظاہروں سے ایرانی حکومت کو شدید دباؤ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تاہم مہینوں سے جاری اس احتجاج کے باوجود حکومت کے رویہ میں تبدیلی نہیں آئی۔ اب ایرانی پارلیمنٹ کی عدالتی کمیٹی کے سربراہ موسی غضنفر عبادی نے اعلان کیا ہے کہ حجاب نہ پہننے والوں کو جلد ہی ایک ٹیکسٹ پیغام بھیجا جائے گا۔ ایرانی اہلکار نے مزید کہا کہ اگلے مرحلے میں اگر لڑکی اپنے موقف پر اصرار کرتی ہے تو اس پر جرمانہ عائد کیا جائے گا اور جرمانے کی ادائیگی تک اس کے قومی شناختی کارڈ پر پابندی عائد کر دی جائے گی۔ جب تک وہ جرمانہ ادا نہیں کرتی اور حجاب پہننے کا عہد نہیں کرتی اسے تمام سماجی خدمات سے محروم رکھا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کاروں میں ہیڈ سکارف نہ پہننے والوں کی نگرانی کا قانون پہلے کی طرح ایجنڈے میں شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حجاب نہ کرنے والی خواتین کو ایس ایم ایس بار بار بھیجے جا رہے ہیں۔ انہوں نے جلد ہی ایک نئے مسودہ قانون کا بھی اعلان کر دیا جس میں یہ واضح کیا جائے گا کہ کس کو سڑکوں اور دیگر مقامات پر حجاب نہیں پہننا چاہیے۔ حجاب نہ کرنے والوں کا پتہ" مانیٹرنگ سسٹم" کے ذریعے لگایا جائے گا اور آخر کار اسے سماجی خدمات سے محروم کر دیا جائے گا۔ اس امکان کے جواب میں کہ اس قانون سے ملک میں اپوزیشن کی تحریک میں اضافہ ہو گا اہلکار نے دعویٰ کیا کہ گاڑی میں سیٹ بیلٹ پہننے کے پابندی کے قانون کو تو مسترد نہیں کیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حجاب کے قانون کو بھی لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ واضح رہے ایرانی حکام نے کچھ عرصہ قبل خواتین شہریوں کو حجاب کے حوالے سے ٹیکسٹ پیغامات بھیجنے کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا تھا، جس کے بعد اس کی منسوخی کا اعلان کیا گیا تھا تاکہ مزید کشیدگی کو روکا جا سکے۔

## یوکرین اور یورپی یونین تعلقات اور تعاون کو مزید گہرا کرنے پر راضی ہوئے

کیف، 4 فروری (یو این آئی) یوکرین اور یورپی یونین (ای یو) نے جمعہ کو کیف میں 24 ویں یوکرین۔یورپی یونین سربراہی اجلاس میں اپنے تعلقات اور تعاون کو مزید گہرا کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ یہ اطلاع کانفرنس کے بعد جاری ایک مشترکہ بیان میں دی گئی ہے۔ یوکرین کی صدارتی پریس سروس نے یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی، یورپی کونسل کے صدر چارلس مشیل اور یورپی کمیشن کی صدر ارسولا وان ڈیرلیین کا بیان شائع کیا تھا۔ دستاویز کے مطابق، یوکرین اور یورپی یونین نے اپنے تعلقات کو مزید گہرا کرنے اور بلاک کے ساتھ یوکرین کے انضمام کو فروغ دینے کے عزم کا اعادہ کیا۔ دونوں نے یکم ستمبر 2017 کو نافذ ہونے والے ایسوسی ایشن کے معاہدے کی صلاحیت سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے اپنے ارادے کا بھی اظہار کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ کیف اور برسلز ایک گہرے اور وسیع آزاد تجارتی شعبہ کے نفاذ میں تعاون کریں گے تاکہ یوکرین کی یورپی یونین کی داخلی منڈی تک رسائی کو آسان بنایا جا سکے۔ اس کے علاوہ، یورپی یونین یوکرین کی جانب سے عارضی ترجیحی تجارتی بندوبست میں توسیع کی درخواست پر غور کرے گی، جس کی میعاد 05 جون کو ختم ہو رہی ہے۔

## توہین آمیز مواد نہ ہٹانے پر پی ٹی اے نے وکی پیڈیا کو بلاک کر دیا

آن لائن انسائیکلوپیڈیا سروس وکی پیڈیا کو توہین آمیز مواد نہ ہٹانے پر پاکستان میں بلاک کر دیا گیا۔ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کی جانب سے انتباہ کے باوجود توہین آمیز اور غیر قانونی مواد نہ ہٹانے پر وکی پیڈیا کو گزشتہ روز بلاک کیا گیا۔ حکام کے مطابق وکی پیڈیا کو بلاک کرنے سے قبل عدالتی احکامات پر ویب سائٹ سے توہین آمیز مواد نہ ہٹانے پر اسے ڈی گریڈ کیا گیا اور 48 گھنٹے کے لیے اس کی سروس کو آہستہ بھی کیا گیا۔ وکی پیڈیا کو پورا موقع فراہم کیا گیا کہ وہ اس حوالے سے اپنا موقف سامنے رکھتے ہوئے توہین آمیز مواد ویب سائٹ سے ہٹائے لیکن نہ تو مواد ہٹایا گیا اور نہ ہی وکی پیڈیا کے حکام پی ٹی آئی کے سامنے پیش ہوئے۔ پی ٹی اے حکام کا کہنا ہے کہ وکی پیڈیا کی سروس کو پاکستان میں دوبارہ بحال کرنے کے حوالے سے توہین آمیز اور غیر قانونی مواد ہٹانے کے بعد غور کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن نے چند روز قبل وکی پیڈیا کو انتباہ جاری کیا تھا کہ اگر ویب سائٹ سے توہین آمیز مواد نہ ہٹایا گیا تو وکی پیڈیا سروس کو ڈی گریڈ کرتے ہوئے اسے بلاک کر دیا جائے گا۔


www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

باخبر، پُراثر، نصیبِ فکر و نظر
عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR



# قومی بجٹ: یہ بھی اک دھوکا ہے نیرنگِ طلسمِ عقل کا

ڈاکٹر سلیم خان

قومی بجٹ وہ سرکاری فریب ہے جس سے بہلا پھسلا کر عام لوگوں کے ووٹ پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ 2016 تک یہ کام فروری کی آخری تاریخ کو ہوا کرتا تھا لیکن عوام الناس کو اپریل فول بنانے کے لیے اسے یکم فروری کو کر دیا گیا۔ جمہوری سیاست میں جو کہا جاتا ہے وہ کیا نہیں جاتا اور جو کرنا ہوتا ہے وہ کہا نہیں جاتا۔ اس بار وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن کی زبان پھسلی تو من کی بات بیان ہوگئی مگر بعد میں پلٹ کر کچھ اور بات بنادی گئی۔ انہوں نے کہا میں اس بجٹ میں سیاسی سواری کو مسترد کرتی ہوں اور پھر معذرت چاہ کر بولیں میں آلودہ کرنے والی سواری کو مسترد کرتی ہوں ۔ اس طرح انہوں نے موجودہ بجٹ کے خالصتاً سیاسی ہونے کا اعتراف کرلیا کیونکہ فی الحال مرکزی سرکار کی تین بڑی مجبوریاں ہیں ۔ پہلی اس سال 9 ریاستوں میں اسمبلی انتخابات کا انعقاد ہوگا اور آئندہ برس قومی انتخابات ہونے ہیں یعنی س میقات کا یہ آخری مکمل بجٹ ہے۔

قومی انتخاب سے قبل سرکار کے لیے رائے دہندگان کی مایوسی کو دور کرنا اور احسان جتانا لازمی ہوگیا ہے۔ اس لیے وزیر مملکت (خزانہ) بھاگوت کرشنا نے پہلے ہی اعلان فرما دیا کہ یہ بجٹ سب کی امیدوں پر پورا اترے گا۔ بجٹ کی صبح منصور نقوی نے دلچسپ کارٹون بنایا۔ اس میں ایک دروازے پر 2024 لکھا ہے اور سامنے غریب باشندہ کنجی سمیت پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہے۔ نرملا سیتا رمن اس کی خدمت میں بجٹ کے تحفہ کا ڈبہ پیش کر رہی ہیں اور مودی جی مسکرا رہے ہیں۔ اس کارٹون نے چوبیس گھنٹے انتخاب کے لیے فکرمند رہنے والی پارٹی کے من کی بات بیان کر دی گئی ہے۔ بی جے پی کا سب سے زیادہ بھروسہ مند ووٹر متوسط طبقہ ہے مگر اس کو پچھلے 8 سالوں سے بجٹ میں نظر انداز کیا جاتا رہا۔ مہنگائی، بیروزگاری، نوٹ بندی اور جی ایس ٹی وغیرہ اسی کو پریشان کرتی رہی مگر کمل والے اسے مسلم دشمنی کا چورن دے کر بہلاتے رہے۔ اب اس شراب کا خمار اترنے لگا ہے۔ سرکار کو اندیشہ لاحق ہوگیا کہ کہیں یہ ووٹ بنک کھسک نہ جائے اس لیے ان کی جانب خصوصی توجہ کی گئی۔

ملک میں فی الحال تقریباً 8 کروڑ سے زیادہ ٹیکس دہندگان ہیں۔ ان لوگوں کے لیے مودی جی نے 2014 میں ٹیکس کی حد بڑھا کر 5 لاکھ کر دی اور پھر انہیں بھول گئے۔ 2023-24 میں عام انتخابات کے پیشِ نظر نرملا سیتا رمن نے متوسط طبقہ کو راحت دے کر پانچ کے بجائے سات لاکھ تک کی آمدنی پر ٹیکس معاف کر دیا۔ 7 لاکھ روپئے سے زیادہ آمدنی والوں کو 5 فیصد ٹیکس، 6 سے 9 لاکھ روپے تک کی آمدنی پر 10 فیصد، 9 سے 12 لاکھ روپے والوں پر 15 فیصد، 12 سے 15 لاکھ روپے والے 20 فیصد ٹیکس تجویز کیا گیا۔ 15 لاکھ روپے سے زیادہ کی آمدنی پر 30 فیصد انکم ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ نئے بجٹ میں متوسط طبقے کی چھوٹ کا چرچا تو بہت ہے لیکن امیر ترین لوگوں کو ان سے زیادہ سہولت ملی ہے کیونکہ نااہل لوگوں کو بنا کارکردگی اشتہار بازی کے ذریعہ انتخاب جیتنے کے لیے ووٹ کے ساتھ نوٹ کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔

مہنگائی سے پریشان لوگ کے ہاتھ مایوسی آئی ہے۔ گیس سلنڈر کی قیمت گھٹنے کی توقع پوری نہیں ہوئی۔ منریگا کے لیے اضافی راقم کی امید بھی دھری رہ گئی۔ ۔ انفراسٹرکچر بجٹ میں اضافہ سے روزگار کے امکانات بڑھیں گے۔ ہر سال دو کروڑ نوکریاں دینے کا وعدہ کرنے والوں نے گزشتہ سال 85.50 لاکھ نوکریوں کا ہدف رکھا جو چار گنا کم تھا۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ 70 لاکھ نوکریاں دی گئیں جو بہت کم ہے۔ حکومت نتتعلیم پر بجٹ نہیں بڑھایا۔ ملک میں 2014 پہلے سے 157 طبی تعلیم کے ادارے تھے اب ان کے اندر نرسنگ کالج نتھی کر دیئے گئے اس میں کون سی بڑی بات ہے؟ اس سے طبی سہولیات قبائلی لوگوں تک کیسے پہنچیں گی؟ یہ کوئی نہیں جانتا۔ موجودہ حکومت تعلیم کے شعبے کو نجی ہاتھوں میں دے کر چاہتی ہے کہ صرف امیر کبیر لوگوں کے بچے علم کی دولت سے مالا مال ہوں اور غریب ان کی غلامی کرے۔ ان سے ووٹ لینے کے بہت سارے حربے بی جے پی کے پاس ہیں۔

اس بجٹ نے بچوں اور نوعمروں کو مایوس کیا لیکن ان کی بھی کیا غلطی انہیں ووٹ دینے کا جو حق نہیں ہے۔ نوجوان چاہتے تھے کہ موبائل فون پر ڈیوٹی کم کرکے اسے سستا کیا جائے۔ موبائل پر جی ایس ٹی 18 فیصد سے کم کر کے 12 فیصد کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا تھا نیز ائرفون جیسی الیکٹرانک اشیاء پر کسٹم ڈیوٹی کی کمی کی توقع تھی مگر انہیں قومی ڈیجیٹل لائبریری قائم کرنے کا وعدہ کرکے ٹرخا دیا گیا۔ عوام چاہتے تھے کہ اشیائے خوردونوش کی قیمت کم ہو مگر حکومت نے اسے ضروری نہیں سمجھا الٹا فوڈ سبسڈی گھٹا دی اس سے راشن پر اناج لینے والوں کا نقصان ہوگا۔ ملک میں غریب ترین طبقات کے لیے پردھان منتری غریب کلیان اَن یوجنا کے تحت 2 لاکھ کروڑ روپے خرچ کرکے نہایت غریبوں کو مفت اناج کی فراہمی مزید ایک سال جاری رہے گی تاکہ وہ احسان مان کر ووٹ دیں اور اس کے بعد ان کی قسمت زندہ رہیں یا پرلوک سدھاریں۔

اس بجٹ میں کسانوں کے لیے کوئی خوشخبری نہیں ہے۔ اگلے تین سالوں تک ایک کروڑ کسانوں کو نیچرل فارمنگ میں مدد دی جائے گی یعنی روایتی زراعت کو اسی طرح رام بھروسے چھوڑ دیا گیا ہے۔ عوامی فلاح و بہبود کے لیے مختص کی جانے والی رقم عام طور پر خرچ نہیں ہوتی اس کا بھی یہی حشر ہوگا اور جو دس ہزار بایوان پٹ ریسورس سینٹر قائم کیے جائیں گے ان سے کسانوں کا کوئی بھلا نہیں ہوگا۔ زرعی قرضہ جات کا ہدف 20 لاکھ کروڑ روپے تک بڑھایا تو گیا لیکن اس سے مویشی پالنے والے، ڈیری اور ماہی گیر مستفید ہوں گے۔ ہندوستان کو عالمی فوڈ ہب بنانے کے لیے حیدرآباد میں مرکز بنانے کا جو منصوبہ ہے اس سے عام کسان کے بجائے سرمایہ دار مستفید ہوں گے۔ زراعت میں اسٹارٹ اپ کو فروغ دینے کی خاطر جو ایگریکلچر فنڈ بنایا گیا ہے وہ بھی زراعتی کالج سے نکلنے والے طلبا کا بھلا کرے گا۔ سوال یہ ہے مودی جی نے جو کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کا وعدہ کیا تھا اس کا کیا ہوا؟ مودی سرکار اگر اس میں ناکام ہوگئی ہے تو کسان انہیں پھر سے منتخب کیوں کریں؟ کسانوں کو تو یہ خطرہ بھی لاحق ہے کہ دوبارہ انتخاب جیت کر اگر انہوں نے اپنے دوست اڈانی کو مشکل سے نکالنے کی خاطر کسان قانون پھر سے لاگو کر دیا تو بڑی مصیبت آجائے گی۔ باغبانی کی اسکیموں کے لیے رکھے گئے 2200 کروڑ روپے بہت کم ہیں۔ وزیر اعظم کے ہوائی جہاز کی قیمت آٹھ ہزار کروڑ ہے۔

وزیر خزانہ نے وزیر اعظم رہائش اسکیم کے لئے فنڈ میں 66 فیصد کا اضافہ کیا ہے۔ اب یہ بجٹ 69 ہزار کروڑ ہوگیا ہے جو اچھی بات ہے۔ 2022 تک ملک کے سارے باشندوں کی خاطر جدید سہولیات سے مزین جو پکے گھر کا وعدہ مودی جی نے کیا تھا وہ تو اس سے پورا ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں ۔ بی جے پی سوچ رہی تھی کہ عام لوگ رام مندر اور ایوان پارلیمان کی نئی عمارت سینٹرل وِسٹا کو دیکھ کر اپنی جھونپڑی کو بھول جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوگا اس لیے سرکار فکرمند ہوگئی ہے۔ لیکن جو رئیل اسٹیٹ سیکٹر فی الحال بدترین مندی سے گزر رہا ہے وہ کیسے سنبھلے گا؟ روزگار کے لحاظ سے تعمیراتی شعبہ بہت اہم ہے کیونکہ اس میں کروڑوں لوگ زیر ملازمت ہیں اور اگر وہ دھندہ مندہ ہوجائے تو بڑے پیمانے پر بیروزگاری کا خطرہ لاحق ہوجاتا ہے۔ بڑے شہروں کے اندر سستی رہائش ایک سنگین مسئلہ ہے۔ حکومت کی جانب نت نئے ٹیکس اور ڈیوٹی کے سبب مکانات کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے ۔ اس شعبے کے لوگ حکومت سے توقع کر رہے تھے کہ سستی رہائش کے منصوبوں کی سمت میں نئے اقدامات کیے جائیں گے مگر اس محاذ پر بھی مایوسی ہوئی۔

سرکار نے اس بار ریلوے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کرکے اسے 2.40 لاکھ کروڑ روپئے تک پہنچا دیا۔ سرمایہ کاری کا خرچ 33٪ بڑھا کر 10 لاکھ کروڑ کیا گیا لیکن اس سے مسافروں کا براہِ راست فائدہ نہیں ہوگا۔ عوام چاہتے ہیں کہ لمبی دوری کی ٹرین کے سفر میں انہیں راحت ملے لیکن سرکار انفرااسٹرکچر کی ساری رقم سڑکوں، ریلوے، بندرگاہوں، ہوائی اڈوں اور شاہراہوں کی تعمیر پر خرچ کر دیتی ہے۔ اس بار 50 نئے ہوائی اڈے اور، ہیلی پیڈ وغیرہ تعمیر ہوں گے جن پر منتری سنتری اور سرمایہ دار اتریں گے۔ عام مسافران کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوجایا کریں گے۔ اس سے نہ صرف ٹھیکیداروں کے بلکہ کمیشن خور سیاستدانوں کے بھی وارے نیارے ہوجائیں گے مگر عوام کو کچھ نہیں ملے گا۔ وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے 2023-24 کا بجٹ کو امرت کال کا پہلا بجٹ قرار دیا لیکن کسی گنگوا تیلی کو راجہ بھوج کا لقب دے دینے سے وہ سمراٹ نہیں ہوجاتا۔ یہ بجٹ اونچی دوکان کا پھیکا پکوان ہے اس سے جامع ترقی، آخری شہری تک رسائی اور نوجوانوں کی صلاحیتوں میں اضافہ جیسے ترجیحاتی خواب تو شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکیں گے۔ ہاں انتخابی جلسوں میں شور شرابہ کرکے عوام کو فریب دینے کا سامان ہوجائے گا۔ ویسے یہ کھوٹا سکہ سیاست کے بازار میں خوب چلتا ہے کیوں کہ بھولے بھالے ہندوستانی رائے دہندگان پر مظہر امام کا یہ شعر معمولی ترمیم کے بعد صادق آجاتا ہے

اکثر ایسا بھی سیاست میں ہوا کرتا ہے
کہ سمجھ بوجھ کے کھا جاتا ہے دھوکا کوئی


www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

# آر ایس ایس سے مسلم وفد کی ملاقات

محمد مجیب الاعلیٰ

میڈیا تو کاشی اور متھرا کو لے اُڑا لیکن ماب لنچنگ، نفرت انگیزی اور بلڈوزر کی سیاست پر مسلم وفد کی تشویش نظرانداز ملّت کے دانشور طبقے کی طرف سے اکثر یہ بات سامنے آتی رہی ہے کہ ہندوؤں کی مسلمانوں کے تئیں بڑھتی ہوئی نفرت اور زیادتیوں پر روک لگانے کے لیے ارباب اقتدار اور ان سے متعلق تنظیموں کے ساتھ ایک مثبت مکالمے کا آغاز ہونا چاہیے تاکہ غلط فہمیوں کا ازالہ ہو اور بند گلی سے باہر آنے کا کوئی راستہ نکل آئے۔ کسی نہ کسی کو اس معاملے میں پہل کرنی چاہیے۔ لہٰذا پچھلے دنوں سابق الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر لیفٹننٹ جنرل ضمیر الدین شاہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سابق وائس چانسلر اور دہلی کے سابق لیفٹننٹ گورنر نجیب جنگ، سینئر صحافی و سابق رکن پارلیمنٹ شاہد صدیقی اور بزنس مین و سماجی کارکن سعید شیروانی نے آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت سے ملاقات کی۔

ان مسلم دانشوروں نے موہن بھاگوت پر یہ واضح کر دیا کہ وہ ان سے اپنی ملّت کے نمائندوں کے طور پر نہیں بلکہ انفرادی حیثیتوں میں ذمہ دار و فکرمندی شہری کے طور پر ملاقات کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح کی کوئی غلط فہمی ہو تو اس کا باہم مل کر حل تلاش کیا جائے۔ وفد کی اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے آر ایس ایس کے سرسنگھ چالک نے بات چیت کو آگے بڑھانے کے لیے چار افراد کی ایک کمیٹی نامزد کی، چنانچہ 14؍جنوری کو مذکورہ پانچ دانشوروں کی دعوت پر جماعت اسلامی ہند کے بشمول ملّی جماعتوں اور اداروں کے مزید کچھ نمائندے اس بات چیت میں شامل ہوئے۔ ملک معتصم خان کے مطابق آر ایس ایس کے ذمہ داران کے ساتھ بات چیت کے دوران یہ بات بھی کہی گئی تھی کہ آر ایس ایس ہندوؤں کی واحد تنظیم نہیں ہے، ہم مختلف دوسری تنظیموں کے ذمہ داران سے رابطہ و ملاقات کرتے رہتے ہیں اور آج کی یہ بات چیت بھی اسی کی طرح کی ملاقات ہے۔

ان ملاقاتوں کی خبریں سامنے آنے کے بعد جہاں ملّت کے بعض گوشوں کی طرف سے اس کا خیر مقدم کیا گیا وہیں بعض دیگر گوشوں، سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمس اور صحافتی حلقوں میں تیز و تند تبصروں اور نہ مناسب ریمارکس کا ایک سلسلہ چل پڑا۔ اس ملاقات کو باصرار و بتکرار 'خفیہ ملاقات' کا نام دے کر بار بار یہ تاثر قائم کرنے کی کوشش کی گئی کہ ملت کے قائدین 'سودے بازی' کر رہے ہیں اور سنگھ کے مفاد کو فائدہ پہنچانے کے لیے آلہ کار کے طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔ ایک صحافی نے تو حد کر دی جب اس نے مسلم قائدین پر سودے بازی کا الزام تو عائد کیا لیکن اپنے دعوے کی تائید میں ایک دلیل بھی پیش نہیں کر سکا۔ بعض صحافی ملّت کی معتبر تنظیموں جماعت اسلامی ہند اور جمعیتہ علما کے دونوں گروپوں کے بات چیت کا حصہ بننے پر خاصے تشویش مند تھے۔ جہاں تک جماعت اسلامی ہند کا تعلق ہے اس نے ہمیشہ گفتگو اور بات چیت کی اہمیت پر زور دیا ہے چنانچہ اس نے ماضی میں بھی آر ایس ایس سمیت مختلف تنظیموں اور بااثر بین مذہبی شخصیتوں کے ساتھ ہر سطح پر ملاقاتوں اور رابطوں کا سلسلہ جاری رکھا تھا جو باضابطہ اس کے پالیسی و پروگرام کا حصہ ہے۔

آر ایس ایس سے مسلم وفد کی ملاقات و بات چیت پر مختلف گوشوں سے جو سوالات اٹھائے گئے اور جن نکات کو بتکرار ابھارا گیا ہے ان کو دیکھنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بعض صحافی اور سوشل میڈیا کے صارفین دانستہ یا نادانستہ طور پر ملّت کو ملّی جماعتوں و اداروں سے بدگمان و بدظن کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس پس منظر میں درست حقائق تک پہنچنے کے لیے راقم الحروف نے جناب ملک معتصم خاں قومی سکریٹری جماعت اسلامی ہند سے، جو اس وفد میں شامل تھے، تفصیلی بات کی۔ ان کے علاوہ دیگر باوثوق ذرائع سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان سب کا خلاصہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

گزشتہ سال اگست 2022 میں آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت سے ملاقات کرنے والے پانچ سابق مسلم بیوروکریٹس نے ملک کی بعض مسلم تنظیموں کے ذمہ داروں سے ملاقات کی اور موہن بھاگوت سے کی گئی بات چیت سے واقف کروایا۔ اس موقع پر وہ جماعت اسلامی ہند کے ذمہ داروں سے بھی ملے اور اس گفتگو کو آگے بڑھانے اور متعدد راونڈ منعقد کرنے کی تجویز دی۔ وفد نے جماعت سے مشورہ طلب کیا کہ آیا اس بات چیت کے سلسلے کو آگے جاری رکھا جائے یا نہیں؟ اس پر امیر جماعت نے جماعت کی طے شدہ پالیسی کے مطابق مشورہ دیا کہ بات چیت کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے البتہ بات چیت متعین موضوعات پر ہونی چاہیے۔ ہمارے موقف کو وضاحت سے اور اعتماد کے ساتھ ان کے سامنے بیان کرنا چاہیے۔ سوالات اٹھانے چاہئیں اور یہ بھی کوشش کرنی چاہیے کہ کچھ باتوں پر اتفاق رائے ہو اور دونوں طرف سے ان متفقہ باتوں کو سامنے لایا جائے۔

اس کے بعد ان حضرات نے امیر جماعت اور بعض اور اہم شخصیتوں کو بھی گفتگو میں شریک ہونے کی دعوت دی۔ ضروری مشورے کے بعد جناب ملک معتصم خان کو اس گفتگو میں حصہ لینے کے لیے جماعت اسامی ہند کے نمائندے کی حیثیت سے نامزد کیا گیا۔ 14 جنوری کو آر ایس ایس کے وفد کے ساتھ ملاقات کا وقت متعین ہوا۔ اس سلسلے میں 13 جنوری کو مسلم نمائندوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں 14 جنوری کی میٹنگ کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ 13 جنوری کی میٹنگ میں حسب ذیل لوگ شریک تھے:

سابق لیفٹننٹ گورنر دہلی جناب نجیب جنگ، سابق چیف الیکشن کمشنر جناب ایس وائی قریشی، صحافی اور سابق رکن پارلیمنٹ جناب شاہد صدیقی، جناب سعید شیروانی، مولانا ارشد مدنی، مولانا محمود مدنی، محمد سلیم انجینئر، مولانا نیاز احمد فاروقی، مولانا سلمان چشتی اور جناب ملک معتصم خان۔ اس نشست میں طے پایا کہ پہلے مرحلے میں ملک میں فرقہ وارانہ منافرت، لا قانونیت اور مسلمانوں کے ساتھ جانب دارانہ برتاو کے موضوع پر بات چیت کی جائے گی۔ آر ایس ایس سربراہ کا وہ بیان جو ابھی تازہ جاری ہوا تھا اس پر بھی گفتگو کرنا طے پایا نیز آئندہ مرحلوں میں دیگر اہم اور بنیادی موضوعات کو ترتیب کے ساتھ زیر گفتگو لانے کی بات طے پائی۔ 14؍جنوری کی میٹنگ میں آر ایس ایس کے وفد میں اندریش کمار، آر ایس ایس کے سینئر پرچارک رام لال اور کرشنا گوپال شامل تھے۔ جبکہ مسلمانوں کی طرف سے مذکورہ سابق بیوروکریٹس کے علاوہ جمعیت العلما (محمود مدنی گروپ) کے مولانا نیاز احمد فاروقی، پروفیسر فرقان قمر، مولانا ارشد مدنی کے نمائندہ مولانا فضل الرحمن، پروفیسر ریحان احمد قاسمی، سلمان چشتی، عبدالسبحان اور جماعت اسلامی ہند کے قومی سکریٹری ملک معتصم خان شریک تھے۔

پہلی میٹنگ میں کسی نتیجے تک یا کسی مسئلے پر اتفاق رائے تک پہنچنا ممکن نہیں تھا لیکن وفد کے ارکان نے طے شدہ موضوع پر تفصیل سے اپنی بات رکھنے کی کوشش کی۔ ملی نمائندوں نے ان سے معلوم کیا کہ ان کے سربراہ کی جانب سے دیے گئے بیان میں کہا گیا ہے کہ ہندو ایک ہزار سال سے بیرونی طاقتوں سے حالت جنگ میں ہیں اس سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے دشمن صرف بیرون میں نہیں، ہمارے اندر بھی ہیں، اس کا مطلب و منشا کیا ہے؟ مسلمانوں کو احساس برتری کی ذہنیت کو ترک کر دینا چاہیے، اس سے کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ وفد کے ارکان نے یہ بھی کہا کہ اگر آر ایس ایس گفتگو میں سنجیدہ ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ ایسی باتوں سے غلط پیغام جاتا ہے۔

مسلم وفد نے ملک کی صورت حال کی روشنی میں بعض اور سوالات بھی کیے جیسے:

لا اینڈ آرڈر کی صورت حال اور مسلمانوں پر یک طرفہ مظالم پر سنگھ کیا سوچتا ہے؟

موب لنچنگ پر ان کا کیا خیال ہے اور اس کو روکنے کے سلسلے میں ان کا کیا منصوبہ ہے؟

بلڈوزر کی سیاست پر وہ کیا سوچتے ہیں، کیا یہ سراسر ظلم و ناانصافی نہیں ہے؟ اور کیا اس عمل سے ملک کی تصویر خراب نہیں ہو رہی ہے؟

مسلم نوجوانوں کی بے جا گرفتاریوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟

نفرت پر مبنی تقاریر کرنے والوں پر مناسب کارروائی ہونی چاہیے یا نہیں؟ سنگھ اس پر خاموش کیوں ہے؟

اسی طرح مسلمانوں کی نسل کشی پر اکسانے والے بیانات پر کارروائی، مسلمانوں کے ساتھ مختلف میدانوں میں غیر منصفانہ سلوک، تعلیمی سہولتوں میں لائی جانے والی کمیاں، معاشی ترقی کی پالیسیوں میں امتیازی سلوک وغیرہ پر آپ لوگ کیا سوچتے ہیں۔

ان باتوں کو اعداد و شمار اور دلائل کے ساتھ تفصیل سے پیش کیا گیا۔ جناب نجیب جنگ نے گفتگو کا آغاز کیا اس کے بعد جناب ملک معتصم خاں اور مولانا نیاز فاروقی صاحب نے تفصیلی گفتگو کی اور مذکورہ باتوں کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔

آر ایس ایس کے نمائندوں نے جو جوابات دیے ان کا خلاصہ یہ ہے:

گائے کے قتل سے ہندو جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے جس سے ماب لنچنگ جیسے واقعات ہوتے ہیں۔

مذہب و ذات پات پر ملک و قوم کو فوقیت دینا چاہیے۔

طلاق کے واقعات مسلم عورتوں کے ساتھ ناانصافی ہے اس لیے ان کے مطالبے پر قوانین لائے گئے ہیں۔

مسلم اکثریتی علاقوں کو منی پاکستان نہ کہا جائے۔

دونوں طرف سے غلط تاثر (پرسپشن) کا مسئلہ ہے۔ جہاں آر ایس ایس کو مسلم معاملات سے متعلق غلط فہمیاں ہیں وہیں مسلمانوں میں آر ایس ایس کے متعلق بھی غلط فہمیاں ہیں۔

کاشی اور متھرا مسلمان حوالے کر دیں تو تعلقات کو بہتر بنانے میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔

اس کے جواب میں مسلم نمائندوں نے بعض تیکھے جوابی سوالات کیے اور ان باتوں کا جواب دینے کی بھی کوشش کی۔ یہ بھی طے پایا کہ ملاقات و تبادلہ خیال کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے اور ملاقات کے یہ سیشنس دلی کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی منعقد ہونے چاہئیں۔

آر ایس ایس کے ساتھ مسلم نمائندوں کی یہ بات چیت ایک ایسے وقت ہوئی ہے جب وزیر اعظم نریندر مودی نے بی جے پی کے لیڈروں کو پسماندہ، بوہرا اور تعلیم یافتہ مسلمانوں کے ساتھ بات چیت کرنے کا مشورہ دیا، قطع نظر اس سے کہ مسلمان بی جے پی کو ووٹ دیں یا نہ دیں۔ دوسری طرف ایک تجزیہ یہ بھی کیا جا رہا ہے کہ تین مساجد پر قبضہ کرنا آر ایس ایس اور اس کی محاذی تنظیموں کا پرانا ایجنڈا ہے۔ اب جبکہ انہوں نے عدالتی فیصلے کے ذریعے ایودھیا میں بابری مسجد پر قبضہ کر لیا ہے، وہ دیگر دو مساجد کو بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن عبادت گاہوں کے تحفظ کا قانون 1991 ان کے راستے میں آڑے آ رہا ہے۔ 1991 کا ایکٹ یہ واضح کرتا ہے کہ کسی بھی مذہبی مقام کا موقف جوں کا توں وہی رہے گا جو 15 اگست 1947 کو تھا البتہ بابری مسجد اس کے دائرے سے مستثنیٰ ہوگی جو واحد مذہبی جگہ تھی۔ بابری مسجد کے معاملے میں بھی تمام ثبوت مسجد فریق کے حق میں تھے اور سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں تسلیم بھی کیا کہ بابری مسجد کسی مندر کے ملبے پر نہیں بنائی گئی تھی۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی تسلیم کیا کہ 6 دسمبر 1992 کو بابری مسجد کا انہدام غیر قانونی اور جرم تھا۔ لیکن اس کے باوجود سپریم کورٹ نے مسجد کی جگہ مندر کے لیے دے دی۔ اگرچہ مسلمانوں نے اس فیصلے کو قبول کر لیا لیکن اس سے ہندوستان کی عدلیہ پر مسلمانوں کے اعتماد کو زبردست دھکا لگا ہے۔

اب گیان واپی مسجد اور متھرا کی عیدگاہ کا دعویٰ کرنے والی ہندو جماعتوں کی جانب سے عدالت میں کئی مقدمات دائر کیے گئے ہیں اور آر ایس ایس کی قیادت اچھی طرح جانتی ہے کہ وہ عدالتی راستے سے دونوں مساجد پر قبضہ نہیں کر سکتی کیونکہ 1991 کے ایکٹ نے اس کے دروازے بند کر دیے ہیں، لہٰذا اب وہ 'بیک ڈورڈ پلومیسی' کے ذریعے مسلم قیادت سے رجوع کرنے اور مسجدوں پر قبضہ کرنے کے لیے انہیں راضی کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن مسلم رہنماؤں نے انہیں واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ مسجد پر سودے بازی نہ تو ممکن ہے اور نہ ہی وہ ایسا کرنے کے مجاز ہیں۔ آر ایس ایس کے لیڈروں کے ساتھ ساتھ بی جے پی کے لیڈروں کو خدشہ ہے کہ اگر مسلمانوں نے رضاکارانہ طور پر دو مساجد کو ان کے حوالے کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا ذریعہ اختیار کیا تو ہندوستان کی ایک سیکولر جمہوری ملک کے طور پر امیج مکمل طور پر خراب ہو جائے گی جو پہلے ہی سے خراب ہے۔

جن دو مساجد کا وہ مطالبہ کر رہے ہیں، مستقبل میں آر ایس ایس کے لیڈروں کا اس پر کیا ردعمل ہوگا، اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ کیا آر ایس ایس اس معاملے پر خاموش رہے گی یا کوئی اور حربہ اختیار کرے گی؟ مسلم کمیونٹی پہلے ہی پرآشوب حالات کا سامنا کر رہی ہے۔ کیا مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم اس منصوبہ بند حکمت عملی کا حصہ ہیں کہ مسلمانوں کو مساجد کی رضاکارانہ حوالگی کا مطالبہ ماننے پر مجبور کیا جائے؟ آر ایس ایس کے مذاکرات کاروں نے بات چیت کے دوران جب کاشی متھرا کا مسئلہ چھیڑا اور ماحول کو خوش گوار بنائے رکھنے کے لیے رضاکارانہ حوالگی کا پرانا راگ الاپا تو مسلم وفد نے ان سے یہ چبھتا ہوا سوال پوچھا کہ اگر مسلمان کاشی اور متھرا کی مساجد کے حوالے کرنے پر راضی ہو جائیں تو کیا ہندو مسلم کشیدگی ختم ہو جائے گی؟ یہی بات بابری مسجد کے بارے میں سنگھ پریوار کے لیڈروں نے کہی تھی۔ لیکن ہندوتوا جماعت کو عدالتی حکم کے ذریعے مسجد کی جگہ ملنے کے باوجود بھی مسلم مخالف تشدد نہیں رکا۔ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اگر ہندوؤں کو کاشی اور متھرا کی مسجدیں مل جائیں تو مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیزی ختم ہو جائے گی؟ اس سوال کو بعض کج فہموں نے سودے بازی کا جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے حالانکہ اس کا مقصد دراصل سنگھ کو آئینہ دکھانا تھا۔

آر ایس ایس کی نظریاتی اساس ہی مسلم دشمنی پر موقوف ہے اور اس کا اب تک کا سارا ریکارڈ اسی کے اردگرد گھومتا ہے تو کیا ایسی صورت میں بات چیت سے کوئی مثبت نتیجہ برآمد ہونے توقع کی جا سکتی ہے؟ اس بات چیت کے پیچھے مسلم وفد کا منشا واضح ہے لیکن آر ایس ایس کا منشا کیا ہے؟ آیا بات چیت کا فائدہ صرف آر ایس ایس کو تو نہیں پہنچے گا؟ اس سوال پر جناب ملک معتصم خاں نے کہا ''آر ایس ایس کا منشا کیا ہے وہ جانے لیکن ہم اس ڈائیلاگ کو مسلمانوں کو درپیش حالات کے بارے میں اپنی بات ان تک پہنچانے، اسلام کی صحیح ترجمانی کرنے، مسلم دشمن پالیسیوں پر اثرانداز ہونے اور افہام و تفہیم کا کوئی راستہ تلاش کرنے کے موقع کے طور پر دیکھتے ہیں۔ جہاں تک ملّت کے فائدے کی بات ہے اصلاً تو وہی پیش نظر ہے۔ ہمیں جس لمحے یہ محسوس ہوگا کہ بات چیت مفید سمت میں نہیں جا رہی ہے، اسی لمحے اسے منقطع کرنے میں ہمیں کوئی تردد نہیں ہوگا۔ منقطع کر دینے کا مطلب حتمی طور پر منقطع کرنا نہیں ہے بلکہ جب بھی ضرورت محسوس ہوگی بات چیت دوبارہ شروع ہو سکتی ہے کیونکہ دراصل یہ بات چیت ہی تو ہو رہی ہے کوئی سودا تو نہیں ہو رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملت اور ذمہ دار احباب کی جانب سے اس سلسلے میں مثبت اور تعمیری تنقید کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ میڈیا، سوشل میڈیا پر جو گفتگو، مشورے، تبصرے اور تجزیے آئے ہیں ان کی مفید باتوں کو پیش نظر بھی رکھا جائے گا تاکہ مستقبل میں اس طرح کی کوششوں کو اور بھی مفید بنایا جا سکے۔''